فوراً توجہ فرمائیے ورنہ محروم رہنا پڑیگا

جوں جوں خاتم النبیین نمبر کے شائع ہونے کے دن قریب آرہے ہیں۔ احباب اس کی خریداری کی طرف زیادہ متوجہ ہو رہے ہیں۔ اور بکثرت درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ اگرچہ اس وقت تک جس قدر تعداد کی درخواستیں پہنچ چکی ہیں۔ ان سے ایک خاص تعداد زائد چھاپی جائیگی۔ لیکن بفضل خدا اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خاص شفقت اور توجہ سے جس شان کا پرچہ تیار ہوا ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اب کے بھی ان اصحاب کی فرمائشوں کی تعمیل کرنی مشکل ہو جائے گی۔ جو آخری وقت میں اور خاصکر پرچہ کے شائع ہو جانے کے بعد مطالبہ کریں گے کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر احباب کرام اس وقت توجہ فرماتے۔ جب بار بار انہیں متوجہ کیا گیا تھا۔ اور پرچہ کی چھپائی سے قبل سب کی درخواستیں ہمارے پاس پہنچ جاتیں۔ اب بھی جن احباب کی درخواستیں پہلے پہونچینگی۔ ان کی تعمیل پہلے کی جائیگی۔ اگرچہ اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور چھپائی شروع کرادی گئی ہے۔ لیکن جلد سے جلد پہونچنے والی درخواستوں کی تعمیل کرنے کی ہر ممکن سعی کیجائیگی۔ احباب کو اب قطعاً توقف نہیں فرمانا چاہئے۔ اور فوراً تعداد مطلوبہ سے اطلاع دینی چاہئے۔ خواہ بذریعہ تار اطلاع دے سکیں۔

ضروری اطلاع

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جہاں احباب کرام کے اس جوش و ولولہ پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے۔ جو خاتم النبیین نمبر کی اشاعت کے متعلق دکھا رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ احباب کو کوشش اس بات کی کرنی چاہئیے۔ کہ پرچہ فروخت کیا جائے۔ نہ کہ مفت تقسیم کیا جائے۔ اور پرچہ خدا کے فضل سے اس شان کا ہے۔ کہ اس کا فروخت کرنا کچھ مشکل نہیں۔ ہر پڑھا لکھا مسلمان اسے دیکھکر یقیناً خریدیگا

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دو روز سے سردرد کا سخت اور لمبا دورہ رہا۔ اور ساتھ حرارت بھی ۱۴ رمئی کی شب نسبتاً تخفیف رہی۔ اور آپ نمازوں میں بھی تشریف لائے ؛

۱۷ رمئی بروز جمعہ کی شام کو چاند دیکھا گیا۔ اس حساب سے عید الاضحیٰ ۲۰ رمئی بروز دوشنبہ ہوگی۔

ایک سرکس کمپنی کھیل دکھانے کے لئے آئی ہے۔

احمدی لڑکیوں کے یونیورسٹی کے امتحان کے لئے پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے زیر نگرانی مس سی مہتر صاحبہ ۱۳ رمئی سے حضرت نواب صاحب کی کوٹھی میں امتحان شروع ہوا۔ بارہ لڑکیاں شریک امتحان ہوئی ہیں۔

خاتم النبیین نمبر کے متعلق ضروری اعلان

۱۔ بعض احباب کو غلطی لگ رہی ہے۔ وہ سو سے اوپر ۲۵ فیصدی کمیشن ہر فی پرچہ پر لگاتے ہیں۔ حالانکہ یہ کمیشن ۵ر اصل قیمت پرچہ پر ہے۔ پس اس غلط فہمی کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ سو سے اوپر کے خریدار کو پرچہ ۳ر پر پڑے گا۔

۲۔ ایجنسیوں کے حساب میں معمول کے مطابق یہ پرچہ نہیں بھیجا جائے گا۔ کیونکہ بعض احباب ایجنسی کے گاہکوں کے لئے بھی مفت سمجھ چکے ہیں۔ اور بعض اس کی قیمت نمبروں کے مطابق لگاتے ہیں۔ مثلاً دو نمبروں کا قائم مقام ہے۔ تو ۲ر۔ واضح ہو کہ یہ پرچہ الگ ہے۔ اور اس کی قیمت ۵ر ہے۔ صرف مستقل خریداروں کو ایک پرچہ مفت ملے گا ؛

۳۔ بے شک یہ رعایت دی گئی ہے۔ کہ حتمی وعدہ کرنے پر بصورت عذر بغیر وی۔ پی بھی خاص نمبر بھیجد ینگے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ آرڈر دیتے وقت اپنی ذمہ داری کا خیال نہ رکھا جائے۔ کوئی پرچہ واپس نہ لیا جائے گا۔ جو صاحب جتنے پرچے منگوائیں گے۔ ان سب کی قیمت ان کے ذمہ رہوگی۔ فروخت ہوں یا نہوں۔

۴۔ چونکہ ہمیں وہ کاغذ وقت پر نہیں مل سکا۔ جو ہم نے اس خاص نمبر کے لئے تجویز کیا تھا۔ اس لئے اس سے دگنی قیمت کا کاغذ لگایا گیا ہے۔ اور اس طرح پرچہ سو روپے کا خرچ یکم بڑھ گیا ہے۔ مگر ہم نے خاص نمبر کی قیمت میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ اس میں احباب کرام ہماری امداد تعداد بڑھاکر مطلوبہ پرچوں کی قیمت جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ مینیجر الفضل

خاتم النبیین نمبر اور احباب کرام

ساتویں فہرست

نام	مقام	تعداد
قاضی محمد یوسف صاحب	نتھیاگلی	۲۰
کرم الٰہی صاحب	ترنتارن	۱۰
عبد الرحیم صاحب	حصار	۵
حکیم عبد العزیز خاں صاحب	قادیان	۱۱
عبد العلیم صاحب	رنگون	۴
غلام احمد صاحب	رحیم یار خاں	۳
مولوی برکت علی صاحب	ہیڈ مرالہ	۳
محبوب عالم صاحب	دومیل	۴
مبارک اللہ صاحب	سیلون	۴
محمد شفیع صاحب	امرتسر	۴
جلال الدین صاحب	چک ۳۷	۴
شیخ غلام حیدر صاحب	کیمپ خاں	۱۰
کرم بخش صاحب	[illegible]	۱۰
شیخ کریم اللہ صاحب	یائی	۱۰
محمد عبد المجید صاحب	بمبئی	۱۴
ڈاکٹر نور الدین صاحب	دھنی دیو	۲۶

نام	مقام	تعداد
محمد عیسیٰ صاحب	رینالہ	۲۶
شیخ اللہ جوایا صاحب	آگرہ	۶۰
غلام رسول صاحب	لالہ موسیٰ	۱۰
سید کریم بخش صاحب	کلکتہ	۱۰۱
بابو فتح محمد صاحب	لاہور	۱۴
وزیر علی صاحب	ستھیانہ	۴
عبد الرحمٰن صاحب برانچ آفیسر	ڈورد	۲۶
منشی فیض محمد صاحب	زیرہ	۲۶
غلام قادر صاحب سیکرٹری	[illegible]	۲۷
حافظ محمد امین صاحب ایجنٹ	جہلم مزید	۶۵
محمد حکیم صاحب	دینگوالہ	۱۱
منشی خادم حسین صاحب	بھیرہ	۲۶
شمس الدین صاحب	جمرود مزید	۸
محمد عبد اللہ صاحب	کوٹ مومن	۸
صاحبزادہ محمد طیب صاحب	سرائے نورنگ	۸
اصغر علی صاحب	ایمن آباد	۸

نام	مقام	تعداد
شیخ مختار نبی صاحب	سکھر	۳۰
سید محمد حسین صاحب زیدی	صدر گوگیرہ	۶
سید لال شاہ صاحب	میراں پور	۲۶
سید عبد الہادی صاحب	دارسی	۵
پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ	بڈھاکوٹ	۵
محمد عبد اللطیف صاحب	فتح پور	۵
عبد اللہ صاحب احمدی	چوہدریوالہ	۴
مولوی شکر اللہ صاحب	اسارا	۴
محمد عمر الدین صاحب	کراچی	۳
چوہدری حاکم علی صاحب	بنیار	۲۶
پیر عبد العلی صاحب	قادیان	۶
میر رفیق علی صاحب ایم اے	مری	۴
جناب حافظ مختار احمد صاحب سیکرٹری	شاہجہانپور	۱۰۱
بابو اللہ بخش صاحب پریذیڈنٹ	کوہ مری	۲۰۰
حکیم خلیل احمد صاحب	دلاور پور مزید	۱۰
سید غلام صفدر صاحب	[illegible]	۳
ابراہیم خاں صاحب	جڑانوالہ	۱۰
منشی عبد الخالق صاحب	قادیان	۳
سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ	ترنگزئی	۱۰۱
احمد اللہ خاں صاحب	ایبٹ آباد	[illegible]

نمبر	نام	مقام	تعداد
۵۳	محمد یوسف محمد یامین صاحبان	اوکاڑہ	۷۰
۵۴	عطاء اللہ صاحب	ٹھٹھہ	۴
۵۵	عبد الحکیم صاحب	کراچی	۲۰
۵۶	عبد الرحیم صاحب شاہجہانپور	کسی	۳
۵۷	مریم بیگم صاحبہ قائم مقام سیکرٹری لجنہ اماء اللہ	قادیان	۵۰
۵۸	عبد السلام صاحب	شملہ	۵۰
۵۹	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب	پانی پت مزید	۱۱
۶۰	حکیم اللہ دین صاحب	[illegible]	۵
۶۱	ملک برکت علی صاحب	گجرات	۸۰
۶۲	عبد العزیز صاحب	فیروز پور مزید	۳۰۰
۶۳	نذیر احمد خاں صاحب	منٹگمری	۱۰۰
۶۴	شیخ مختار نبی صاحب	[illegible] مزید	۱۴۰
۶۵	شمس الدین صاحب	[illegible] مزید	۲۰
۶۶	قائم علی صاحب	[illegible] مزید	[illegible]
۶۷	عبد القادر صاحب	سجووال	۴۰
۶۸	نصیر الدین صاحب	پران ڈہورا	۲۰
۶۹	محمود خاں صاحب	[illegible]	۱۰
۷۰	بشیر احمد صاحب	ڈیرہ دون	۲۶
	حافظ فیض بخش صاحب	[illegible]	۲
	محمد عظیم صاحب	کرنال مزید	۵
	چوہدری غلام حسین صاحب	مزید	۱۵

مبلغین صیغہ دعوۃ و تبلیغ کو اطلاع

مبلغین صیغہ دعوۃ و تبلیغ کی خدمت میں اس اعلان کے ذریعہ سے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ۲ رجون کے جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے وہ اپنے لئے کوئی جگہ خود تجویز نہ کریں۔ اور نہ ہی کسی جماعت کی درخواست پر اقرار کریں۔ ہر ایک مبلغ کا تقرر ۲ رجون کے جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے بمشورہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ براہ راست اس دفتر سے ہوگا۔ یہ ضروری ہے کہ مبلغین ضروری ہدایات و احکامات سے مطلع رہنے کے لئے اپنی نقل و حرکت اور مکمل پتوں سے دفتر دعوۃ و تبلیغ کو ہفتہ میں کم از کم دو بار اطلاع دیتے رہیں۔ احباب جماعت سے التماس ہے۔ کہ ان کے قرب و جوار میں جو مبلغ کام کر رہے ہوں۔ انہیں اس اعلان سے ضرور بہت جلد اطلاع کر دیں۔ کیونکہ سفر میں ان کے پاس براہ راست اخبار نہیں پہونچتا۔

فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان ۱۲ رمئی ۱۹۲۹ء

۲ رجون کے جلسوں کا پوسٹر

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال ۲ رجون کے جلسوں کے متعلق کوئی پوسٹر یا اشتہار شائع نہیں ہوگا۔ احباب اس کا مطالبہ نہ کریں۔ ان جلسوں کی تشہیر اور مسلم پبلک کی توجہ کو اس طرف مبذول کرنے کا یہ بھی ایک ذریعہ تھا۔ جس سے بوجہ مالی مشکلات کے اس سال فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا اس لئے احباب کو خود ہی پورے جوش اور ہمت و اخلاص سے کام کرکے ان جلسوں کی غرض و غایت مسلم [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۹۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ مئی سنہ ۱۹۲۹ء | جلد ۱۶

عید الاضحیٰ پر گائے کی قربانی

ہندو مسلمانوں کو رواداری کام لینا چاہیئے

عید اضحیٰ قریب آ رہی ہے۔ عام طور پر ایسا ہوتا رہا ہے کہ اس تقریب سعید پر برادران وطن کی طرف سے ایسا رویہ اختیار کیا گیا۔ جسے ملک کے امن و امان کے لئے نہایت مہلک اور تباہ کن کہا جا سکتا ہے کسی شخص کو اس کے جائز حق سے روکنے والا اور بجبر روکنے والا اپنے فعل کو کسی صورت میں بھی معقول اور منصفانہ ثابت نہیں کر سکتا۔ اور یہ بدنصیب ہندوستان ہی ہے جہاں حیوانات کی خاطر اشرف المخلوق انسانوں کو بے دریغ موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔ ہر سال عید سعید کئی مسلمان گھرانوں کے لئے مفسد لوگوں کی وجہ سے مستقل ماتم اور مصیبت کا موجب بن جاتی ہے کئی بچے یتیم اور کئی عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں۔ اور مدتوں مقدمات میں خراب خستہ اور حیران و پریشان رہنے کے علاوہ مسلمانوں کو مالی طور پر بھی سخت نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بیشک اسلام میں گائے کا ذبح کرنا جائز ہے۔ اور مسلمانوں کی اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس جواز سے جس قدر بھی فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اٹھانا چاہیئے۔ لیکن اس کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ ضروری نہیں کہ صرف گائے کی قربانی کی جائے۔ دوسرے جانور بھی قربان کئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے ملک کو فتنہ خیزی اور فساد و بدامنی سے بچانے اور برادران وطن کی دلجوئی اور ان سے خوشگوار تعلقات کی استواری کے خیال سے اگر وہ مسلمان جو بکرے وغیرہ کی قربانی کی استطاعت رکھتے ہوں۔ ذبیحہ گاؤ سے پرہیز کریں۔ تو ان کا یہ ایثار ہر طرح قابل قدر اور لائق داد ہوگا۔ اسی طرح جہاں مسلمانوں کے کمزور ہونے کی وجہ سے حالات ناموافق اور مخدوش ہوں۔ انہیں محض ذبیحہ گاؤ کی خاطر طرح طرح کے مصائب و آلام کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔ اور خواہ مخواہ اپنے آپ کو مصیبت میں نہیں پھنسانا چاہیئے۔ کیونکہ صرف گائے کی قربانی فرض نہیں ہے جس کی عدم ادائیگی انسان کو گناہ گار اور قابل مواخذہ بنا دے۔ اس کے علاوہ قربانی کے جانوروں کی نمائش کرنا یا ان کے متعلق ایسی روش اختیار کرنا جو خواہ مخواہ کسی کے مذہبی احساسات کو مجروح کرکے اشتعال پیدا کرنے کا موجب ہو کسی طرح بھی احکام شریعت کے مطابق اور مستحسن فعل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ بدامنی اور فساد کا موجب ہونے کے علاوہ ایسی حرکات اخلاقاً بھی ممنوع اور قابل مذمت ہیں اس لئے ایسی دور از کار باتوں کو تو قطعاً ترک کر دینا چاہیئے۔

اور ایسی جگہ بھی جہاں ہندوؤں کی آبادی نہایت ہی قلیل اور کمزور بلکہ بالکل ہی نہ ہو۔ ایسی حرکات سرزد نہیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ ان سے سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں اور شریعت کے منشاء کے خلاف ہے۔ غرضیکہ اپنے حقوق قائم رکھتے ہوئے برادران ہنود کے مذہبی احساسات کے احترام اور باہمی رواداری کا جس قدر بھی ثبوت مسلمان دے سکیں۔ انہیں دینا چاہیئے کہ یہی دراصل تعلیم اسلام کا منشاء ہے۔ ممکن ہے اس رواداری سے ہی ہندوؤں کے ایک طبقہ کی طرف سے بے جا مخالفت کی شدت میں کچھ کمی واقع ہو جائے۔ اور دو ہمسایہ اقوام میں خوشگوار تعلقات قائم ہو جائیں۔ اگر مسلمان اپنی طرف سے ایسی رواداری کا ثبوت بہم پہنچائیں۔ اور ہندو بھائی اس مشورہ کو قابل عمل سمجھیں جو گاندھی جی نے بحیثیت ایک ہندو لیڈر کے انہیں دیا ہے۔ تو ملک کی موجودہ مکدر فضا بہت جلد صاف ہو سکتی ہے۔ گاندھی جی کا ارشاد ہے:۔

"میں امید کرتا ہوں۔ کہ نہ صرف صوبہ بہار کے ہندو بلکہ تمام ہندوستان کے ہندو تحمل و برداشت کی اہمیت کا احساس کرینگے۔ اور اس بات کی قطعاً پرواہ نہ کرینگے۔ کہ بقر عید کے موقع پر مسلمان کیا طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ مسلمان جو راستہ چاہیں انہیں اختیار کرنے دیا جائے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم ہرگز مزاحمت نہ کریں۔ مسلمانوں پر جس قدر دباؤ ڈالا جائیگا۔ اسی قدر زیادہ گائیں ذبح ہونگی۔ ہمیں مسلمانوں کو ان کے احساس احترام ذوالحقی پر چھوڑ دینا چاہیئے اس طرح ہم گائے کی سب سے بڑی خدمت کر سکتے ہیں۔ گائے کو بچانے کا یہ طریقہ نہیں ہے۔ کہ مسلمان کو جان سے مار دیا جائے یا ان سے جھگڑا فساد کیا جائے۔ گائے کو بچانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ گائے کا ذکر کئے بغیر ہندو خلافت کی حفاظت میں اپنی جانیں قربان کر ڈالیں۔" (ینگ انڈیا بحوالہ الجمعیۃ ۵ مئی سنہ ۱۹۲۹ء)

اس میں شک نہیں کہ موجودہ فرقہ وارانہ سوالات کا حل اگر ہو سکتا ہے تو صرف رواداری باہمی سے ہو سکتا ہے۔ ورنہ دباؤ اور زور سے کوئی اپنا حق نہیں چھوڑ سکتا۔ مسلمانوں کو چاہیئے ملک میں پرامن فضا پیدا کرنے میں جس قدر بھی جائز امداد دے سکتے ہیں۔ کریں۔ اور اسی طرح اہل ہنود کو بھی رواداری کا ثبوت دینا اور گاندھی جی کے مشورہ پر عمل کرنا چاہیئے۔

تحریک امداد باہمی

پنجاب کے زمینداروں کی سود خوار ساہوکاروں کے ہاتھوں خطرناک تباہی و بربادی کو دیکھکر اور انہیں آہستہ آہستہ ان کے خوفناک پنجوں سے رہائی دلانے کے لئے حکومت کی طرف سے امداد باہمی کی تحریک جاری کی گئی تھی۔ چونکہ یہ تحریک نہایت مفید اور کارآمد ہے۔ اس لئے زمیندار اس سے بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ معلوم کرنا موجب طمانیت ہے۔ کہ یہ تحریک اب روز بروز فروغ حاصل کر رہی اور مضبوط ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال میں امداد باہمی کی مجالس میں قریباً ڈیڑھ ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ گویا اب کل تعداد ۲۰ ہزار سے بھی متجاوز ہے۔ اور ان سب کا سرمایہ گیارہ کروڑ ۱۷ لاکھ سے ترقی کرکے اب ۱۴ کروڑ ۴۴ لاکھ تک پہونچ گیا ہے۔ اس کے علاوہ اراکین کی تعداد بھی ۵ لاکھ پانچ ہزار سے پونے چھ لاکھ ہو گئی ہے۔ یہ تمام امور نہایت ہی خوش کن ہیں۔

زمینداروں اور خصوصاً مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے ہاں ضرور ایسی مجالس قائم کرنے کا انتظام کریں۔ تا ساہوکاروں سے نجات حاصل کرکے دنیا میں عزت و احترام کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکیں۔

بمبئی کے فسادات

ابھی فروری میں بمبئی کے مزدوروں میں خطرناک جنگ ہوئی تھی۔ جس سے کئی مقتول اور سینکڑوں مجروح ہوئے اور اب پھر وہاں کے مزدوروں میں جو کام کاج چھوڑ کر ہڑتال کئے ہوئے تھے۔ خوفناک فساد ہوا ہے۔ جس کے نتیجہ میں قریباً ۲۷ اشخاص مقتول اور ۲۳۱ زخمی ہوئے ہیں۔ جہاں تک معلوم ہوا ہے۔ ان دونوں فسادات کی وجہ ہڑتالیوں کا ان لوگوں کے خلاف غصہ اور عناد ہے۔ جو اپنی اقتصادی کمزوری یا کسی اور وجہ سے ہڑتال نہیں کر سکتے۔

حکومت نے اگرچہ ٹریڈ ڈسپیوٹس بل کا نفاذ [illegible] کر دیا ہے۔ لیکن جب تک ایسے فتنہ پرداز [illegible] عنصر کو [illegible] کرکے نیست و نابود نہ کیا جائیگا۔ جو آئے دن غریب [illegible]

ایک دلآزار کتاب کی ضبطی

"چودھویں کا چاند" اس دل آزار سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔ جس نے برسوں سے ملک کے امن و امان کو تباہ و برباد کر رکھا ہے۔ مہاشہ چموپتی کی یہ تصنیف ان دلآزار اور نہائت ہی اشتعال انگیز افترا پردازیوں کو جو ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب میں اسلام اور بانیٔ اسلام کے متعلق کی گئی ہیں۔ حق بجانب اور معقول ثابت کرنے کی ایک ناکام کوشش تھی۔ ملک اس وقت نہائت نازک دور سے گذر رہا ہے۔ اور فرقہ وارانہ کشمکش خوب زوروں پر ہے۔ ایسے حالات میں ایسی تصنیف جس قدر خطرناک اور نقصان رساں ہو سکتی ہے۔ وہ ارباب عقل و دانش سے پوشیدہ نہیں۔ مقام مسرت ہے۔ کہ حکومت نے اس فتنہ کو پھیلنے نہیں دیا۔ اور فوراً اس کے استیصال کی طرف متوجہ ہو کر اسے بحق سرکار ضبط کر کے اپنی معاملہ فہمی دانشمندی اور فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ جس کے لئے وہ مستحق مبارکباد اور لائق شکریہ ہے۔

آریہ جب سمجھ چکے ہیں۔ کہ قانون ایسی ہفوات کی اشاعت میں مانع ہے۔ تو کیا ہی اچھا ہو۔ وہ خواہ مخواہ مسلمانوں کے احساسات کو مجروح کر کے ملک کے امن کو برباد کرنا خود بخود ہی ترک کر دیں۔

قضیۂ بردولی کا تصفیہ

بردولی کے علاقہ میں زمینداروں نے عدم ادائیگی لگان کی جو مہم ۱۹۲۸ء میں شروع کی تھی۔ اس کے لئے حکومت اور زمینداروں نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا تھا۔ کہ ایک کمیشن کے ذریعہ اضافہ لگان کی موزونیت یا غیر موزونیت کا فیصلہ کرلیا جائے۔ حکومت کی طرف سے یورپین افسروں کا ایک کمیشن اس مقصد کے لئے مقرر کیا گیا۔ جس نے کامل تحقیقات کے بعد اپنی رپورٹ شائع کر دی ہے۔ جس میں اضافہ لگان کو سراسر ناجائز اور غیر مناسب قرار دیا گیا ہے۔ اس صورت میں ہر انصاف پسند گورنمنٹ کی عجلت پسندی اور جلد بازی پر اظہار ناپسندیدگی کرنے پر مجبور ہے جس کی وجہ سے کئی مہینوں تک غریب مزدوری پیشہ زمینداروں کا کام کاج بند رہا۔ انہیں طرح طرح کی مصائب کا شکار ہونا پڑا۔ اور ان کے بیش قیمت اموال کوڑیوں کے مول نیلام کر دیئے گئے اس کے علاوہ خود حکام کو بھی سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا حکومت کو چاہئے آئندہ کیلئے ایسے امور میں نہائت حزم و احتیاط سے کام لے۔ کیونکہ ایسی باتوں سے ہی پبلک کو حرف گیری کا موقعہ ملتا ہے۔ اور گورنمنٹ کے متعلق ناانصافی کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ جس سے بداعتمادی پھیلتی ہے

اشارات

ایک مجوزہ کوزپشت سے کسی نے دریافت کیا۔ کیا تم یہ پسند کرتی ہو۔ کہ تمہاری کمر سیدھی ہو جائے یا کہ دوسری عورتیں بھی تمہاری طرح کبڑی ہو جائیں۔ اس نے جواب دیا۔ بہتر یہی ہے کہ کم از کم وہ تمام عورتیں جنہوں نے مجھے اس حالت میں دیکھا۔ کبڑی ہو جائیں۔ تا میں بھی انہیں اس مضحکہ خیز صورت میں دیکھ کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کر سکوں۔

یہی حال لاہور کے اخبار "زمیندار" کا ہے۔ اس کے ساتھ تعلق رکھنے والے عام طور پر ایسے ہی ہیں۔ جن کا دامن دنیا کی ہر قسم کی گندگیوں سے آلودہ ہے۔ اور جو ایسی ایسی حرکات کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ جنسے شرم و حیا سر پیٹ لیتی اور شرافت و نجابت منہ چھپائے پھرتی ہے۔ مگر یہ مجوزہ کوزپشت کے مقلدین ہمیشہ دوسروں پر الزام تراشی کرتے رہتے ہیں۔ اور جھوٹ کے طومار لگاتے رہتے ہیں لیکن جس طرح اس بڑھیا کی خواہش کا پورا ہونا قانون قدرت کے خلاف تھا اسی طرح یہ بھی ناممکن ہے۔ کہ زمیندار کے جھوٹ بولنے بہتان باندھنے۔ افترا پردازیاں کرنیسے اس کی خواہش پوری ہو جائے

"زمیندار" میں آئے دن اس کا "نائٹ ایڈیٹر" جماعت احمدیہ کے متعلق بالکل جھوٹی اور بے بنیاد باتیں اس طرح شائع کرتا رہتا ہے۔ کہ گویا بڑے باوثوق ذرائع سے ان کا علم اسے حاصل ہوتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ مخمور اور مخبوط الحواس انسان جس کی شکل و صورت سے ہی وحشت ٹپکتی ہے۔ جب رات کو اخبار کے کالم سیاہ کرنے کے لئے بیٹھتا ہے۔ تو جگہ پُر کر کے جلد بستر پر دراز ہونے کیلئے واہی تباہی باتیں گھڑنا شروع کر دیتا ہے۔ اور چونکہ جانتا ہے۔ ہم وہ طریق اختیار نہ کرینگے۔ جو ایسے لوگوں کے سارے کس بل نکال کر سیدھا کر دیتا ہے۔ اسلئے عموماً ہمارے ہی خلاف بکتا رہتا ہے۔

چنانچہ ۱۷ مئی کے "زمیندار" میں "مسیح قادیانی کی صداقت کا نشان" اور "سورج کو گہن لگ گیا" کے دوہرے عنوان کے ماتحت ایک خبر شائع کرتے ہوئے اس نے جو نوٹ لکھا ہے اس سے اس کی شرافت خوب نمایاں ہو رہی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے "ماہرین علم ہیئت ان نتائج کے منتظر ہونگے۔ جو قادیان کے منارۃ المسیح کے کلس پر الہام کی دوربین کے ساتھ گہن کا مشاہدہ کرنے والوں نے مرتب کئے ہیں۔"

اس استہزا اور تمسخر کا جو جھوٹ کی پوٹ ہے سوائے اس کے کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ "زمیندار" اور اس کے لگے بندھے دنیا کو بھی اپنے رنگ میں ہی رنگین کرنا چاہتے ہیں۔ مگر وہ یاد رکھیں ان کی یہ امید کبھی برنہ آئیگی۔ اور تمام شریفانہ طبقہ ان کی اصلیت اور حقیقت سے واقف ہو چکا ہے اگر اس میں کلام ہو۔ تو جاؤ واقف کار شرفا سے جا کر پوچھ لو۔ وہ "زمیندار" اور اہل زمیندار کے متعلق کیا خیالات رکھتے ہیں۔

کیا یہ حیرت کی بات نہیں کہ "زمیندار" ایک طرف تو سید حبیب صاحب کے سے مرادوں کے پتے کی باتوں سے تنگ ہو کر رو پیٹ رہا ہے اور دوسری طرف خود قطعاً شرافت اور انسانیت سے کام نہیں لیتا اگر ہم اسی کے الفاظ میں جو ایک گروہ تام کے نئے اخبار میں لکھے گئے ہیں۔ اسے مخاطب کریں۔ تو امید ہے۔ ہمیں حق بجانب سمجھا جائیگا

سنئے۔ "اہل زمیندار جنہوں نے شرافت کے پردہ میں رذالت کو اپنا شعار بنا رکھا ہے۔ جن کے اخبار زمیندار کے دفتر پر لکھنؤ کے کسی بھٹیار خانہ کا گمان ہوتا ہے۔ جن کے نزدیک شرفا کو محض گالیاں دینا۔ بے گناہوں پر حیا سوز بہتان باندھنا راہ چلتے بھلے مانسوں کی پگڑیاں اچھالنا اور اپنے لفنگے پن سے ایک دنیا کا دم ناک میں کر دینا ہی خدمت اسلام اور تحفظ حقوق مسلمین ہے، طول و عرض ہند میں ایک خاص قسم کی شہرت حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔"

زمیندار سن لے اور کان کھول کر سن لے اگر وہ چاہتا ہے کہ امن کی زندگی بسر کرے اور وہ باتیں اس کے کان تک نہ پہنچیں جنکا سننا اس کے لواحقین کے لئے سخت ناگوار ہے۔ تو اس کیلئے سب سے پہلے اسے خود افترا پردازیوں۔ بہتان سازیوں اور دروغ گوئیوں سے باز آجانا چاہیے۔ ورنہ اگر ہم اپنی شرافت کی وجہ سے اس کی تہذیب سوز اور انسانیت کش باتوں پر صبر کریں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اہل زمیندار مکافات عمل سے بچ جائیں گے۔ ہم نہیں اور۔ اور نہیں۔ کوئی اور ان کا منہ بند کرنے ان کے شرمناک حالات ظاہر کرنے اور ان کے لئے رسوائی اور ذلت کا سامان مہیا کرنے والا کھڑا ہو جائے گا۔ چنانچہ اس کا کسی قدر مزا انہوں نے چکھ لیا ہے۔ باقی کسر عنقریب نکل جائے گی۔

خدا کا پیارا فرستادہ مسیح موعودؑ قرآن کریم اور آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق سرزمین قادیان میں عین وقت پر مبعوث ہوا۔ اس نے تمام دنیا کے مذہبوں کو اسلام کے مقابلہ میں بلایا۔ جو کوئی سامنے آیا اس نے منہ کی کھائی۔ آپ کے زور قلم کو مخالفین نے تسلیم کیا۔ آپ کی جادو بیانی نے لاکھوں دلوں کو مسحور کر لیا۔ آپ کی باطل شکن صدا نے ضلالت و گمراہی کے قلعے مسمار کر دیئے۔ کفر اپنے ساز و سامان کے ساتھ زندہ درگور ہو گیا

خدا کا پیارا کتنا پیارا تھا۔ اس کی بات بات میں ایک بات تھی۔ اس کے نقطے نقطے میں رازہائے معرفت کا ایک خزانہ تھا۔ اس کی تحریر و تقریر روحانیت کے پیاسوں کے لئے آب حیات تھی۔ اس نے ہمیں محبت کی زنجیروں میں جکڑا۔ اس نے ہمارے مال و جان بیع کر لئے۔ ہم ظلمت و گمراہی کے تاریک و تار گڑھے میں گر رہے تھے۔ نہیں بلکہ گر پڑے تھے۔ اس نے اس نور کے ذریعہ جو اسے آنحضرت صلعم کی کامل اتباع کرنے پر خدا تعالےٰ سے ملا تھا۔ ہمیں اس گڑھے میں گرنے سے بچایا۔ نہیں اس گڑھے سے صحیح و سالم نکال لایا۔ کیا اس کا یہ احسان نہیں۔ شفقت بلکہ موہبت ہمارے بار احسان سے نگوں سر ہو کے اتر سکتی ہے؟

اللہ! اللہ! اس خدا کے برگزیدہ انسان کو اپنی صداقت پر کتنا اعتماد تھا۔ اس کے دل میں اپنی قوم کے لئے کتنی تڑپ تھی وہ جیتا تھا۔ تو ہماری بہتری کے لئے۔ اور وہ ہماری ہی بہتری کے کاموں میں مصروفیت کی حالت میں ہم سے جدا ہوا۔ اس نے کہا

بمُطّلع علی اسرار بالی ✦ بعالم علیمی فی کلِ حالی
بوجہٍ قد رای اعشار قلبی ✦ بمستمعٍ لصوخی فی اللیالی
لقد ارسلتُ من ربٍ کریمٍ ✦ رحیمٍ عند طوفانِ الضلالی

میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جو میرے دل کے بھید جاننے والا ہے۔ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جو میرے ہر حال میں عیب جانتا ہے۔ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جو میرے دل کے ٹکڑوں کو دیکھتا ہے۔ اور اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جو رات کو میری چیخ و پکار اور دعاؤں کو سنتا ہے۔ کہ میں اسی رحیم اور کریم خدا کی طرف سے اس گمراہی کے زمانہ میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

پیارے بھائیو! ان الفاظ پر غور کرو اور خدا کا خوف دل میں رکھ کر سوچو۔ کہ کیا کوئی جھوٹا آدمی خدا کو حاضر ناظر جان کر ایسا کہنے کی جرأت کر سکتا ہے۔؟

(۲)

خدا تعالےٰ قرآن شریف سورۂ جمعہ فرماتا ہے۔ یہودی لوگوں سے کہتے ہیں۔ ہم خدا کے دوست ہیں۔ اور یہ کہ خدا ہم سے پیار کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْۤا

اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ وَ لَا یَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ

اے یہودیو! اگر تم اپنے آپ کو خدا کا دوست سمجھتے ہو۔ تو اپنے لئے بد دعا کرو۔ موت کی تمنا کرو۔ مگر یاد رکھو کہ یہ لوگ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے۔ کیونکہ یہ اپنی بد اعمالیوں کو اچھی طرح جانتے ہیں اور خدا ظالموں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بُرے اعمال کرنے والے ظالم لوگ جو یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ ہم خدا کے دوست ہیں۔ وہ موت کی تمنا نہیں کرتے۔

پیارے بھائیو! اس بات کو دل میں رکھ کر خدا کے اس پیارے برگزیدہ کا کلام سنو۔ جو ہماری خوش قسمتی سے ہمارے ہی زمانہ میں مبعوث ہوا۔ اور اپنے پیارے خدا کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

اے قدیر و خالقِ ارض و سما ✦ اے رحیم و مہربان و رہنما
ایکہ میداری کہ بر دلہا نظر ✦ ایکہ از تو نیست چیزے مستتر
گر تو می بینی مرا پر فسق و شر ✦ گر تو دیدا ستی کہ ہستم بد گہر
پارہ پارہ کن من بدکار را ✦ شاد کن ایں زمرۂ اغیار را
بر دلِ شاں ابر رحمت ہا ببار ✦ ہر مرادِ شاں بفضل خود برار
آتش افشاں بر در و دیوار من ✦ دشمنم باش و تباہ کن کار من

اے قدیر! اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے رحیم و مہربان و رہنما خدا! اور اے وہ خدا جو تمام دلوں پر نظر رکھتا ہے۔ کچھ بھی نہ ہو تو بھی دنیا کو پیدا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اگر تو یہ دیکھتا ہے۔ کہ میں برائیوں اور گمراہیوں سے بھرا ہوا ہوں۔ اور اے خدا! اگر تیرے نزدیک میں بہت برا آدمی ہوں۔ تو اے میرے خدا! تو میرے اس بدکار جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ اور مجھے تباہ کر کے میرے ان دشمنوں کو خوشی دکھا۔ ان پر اپنی رحمت نازل فرما۔ اور ان کی مرادیں پوری کر۔ اور نہ صرف مجھ پر بلکہ میرے در و دیوار پر میرے گھر بار پر۔ میرے بال بچوں پر آگ برسا۔ اور میرے تمام کام کو تباہ کر کے میرے دشمنوں کو خوش کر دے۔

بھائیو! خدا کے لئے سوچو! کیسی زبردست بد دعا ہے ایک شخص خدا کے حضور کھڑا ہو کر نہایت عاجزی سے دعا کرتا ہے۔ کہ اے مولا۔ اگر میں سچا نہیں ہوں۔ اور یہ سب باتیں میں نے اپنے پاس سے بنائی ہیں۔ اور تو نے مجھے نہیں بھیجا۔ تو میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ نہ صرف مجھ پر بلکہ میرے گھر بار۔ بال بچوں سب پر آگ برسا۔ ایک طرف تو وہ یہ بد دعا کرتا ہے۔ دوسری طرف خدا تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ جھوٹا آدمی اپنے لئے بد دعا نہیں کیا کرتا۔ پھر وہ باوجود ایسی خطرناک اور دل کو ہلا دینے والی بد دعا کے ہلاک نہیں ہوتا۔ بلکہ دن بدن پھولتا اور پھلتا چلا جاتا ہے۔ اس کی اولاد بڑھتی ہے۔ اس کی جماعت ترقی کرتی ہے۔ اس کی تعلیم تمام دنیا میں پھیلتی جاتی ہے۔ اور اس کے دشمن کم ہوتے جاتے ہیں۔ ان کو ذلت اور نکبت کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے

پیارے بھائیو! سوچو۔ غور کرو۔ کہ آخر کیا بات ہے۔ خدا کی قسم! اگر خدا تعالےٰ موجود ہے۔ اور میرا ایمان ہے۔ کہ وہ موجود ہے۔ تو ایسا کہنے والا شخص کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ وہ یقیناً خدا کی طرف سے ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ ہر میدان میں کامیاب ہوتا ہے۔ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ

(۳)

خدا کا پیارا مسیح موعودؑ عین وقت پر آیا۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا تھا:۔ "الآیٰتُ بعد المائتین"[1] (مشکوٰۃ ص۴۷۱ حاشیہ) کہ مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کا وقت بارہویں صدی کے بعد ہوگا۔

مسیح موعود علیہ السلام عین بارہویں صدی کے بعد آیا۔ اس نے پکار کر کہا

یار و جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا ✦ یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
مسیح وقت اب دنیا میں آیا ✦ خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا ✦ صحابہ کو ملا جب مجھ کو پایا
وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات ✦ معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات

وہ اس دنیا میں قریباً چالیس سال تک پکارتا رہا۔ کہ یاد رکھو جس نے آنا تھا۔ وہ آ گیا۔ اب کوئی آسمان سے نازل نہیں ہوگا۔ ہم نے دیکھا۔ کہ واقعی اس کی موجودگی میں کوئی خونی مہدی نہ آیا۔ کوئی مسیح آسمان سے نازل نہ ہوا۔ آج اس کو ہم سے جدا ہوئے بیس سال سے زیادہ ہو گئے۔ کوئی دعویدار پیدا نہ ہوا۔ اب تو چودھویں صدی بھی نصف کے قریب گذر گئی۔ اس نے تو تیرھویں کے ابتدا میں آنا تھا۔ اے سوچنے والو! غور کرو! یہ کیا راز ہے۔

مسیح موعودؑ نے فرمایا ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت ✦ میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

مگر افسوس ان لوگوں پر کہ انہوں نے وہی کیا جو ان سے پہلوں نے پہلے نبیوں سے کیا تھا۔ خدا کے اس پیارے پر کفر کے فتوے دیئے۔ اس کی تعلیم پر ٹھٹھا اور تمسخر کیا اسے گالیاں دیں مگر اس خدا کے پیارے نے یہی فرمایا:۔ ؎

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو ✦ رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں ✦ نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد ✦ تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

پھر فرمایا ؎   وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

پیارے بھائیو! خدا کا وہ برگزیدہ ہم میں آیا۔ اور اپنا کام کرتا ہوا اپنے مالک حقیقی سے جا ملا۔ ہم نے اس کی صداقت کے

---

[1] یاد رہے کہ "المائتین" کا لام عہد خارجی ہے۔

احمدیت کا ماخذ

مولوی ثناء اللہ صاحب کو کھلا چیلنج

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے لکھا تھا:-

"ہماری تحقیق یہ ہے کہ مرزا صاحب پنجابی نبی نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں۔ یہ سب بہاء اللہ ایرانی سے اخذ کئے ہیں"۔ (اہلحدیث ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء)

آپ نے اس "تحقیق" پر اصرار کرتے ہوئے اسی پرچہ میں جماعت احمدیہ کو اس کے متعلق دعوت مناظرہ بھی دی تھی۔ جسے ہم نے اخبار الفضل ۵ مارچ ۱۹۲۹ء میں صاف طور پر منظور کر لیا۔ اور لکھا ہے:-

"مولوی صاحب کا فرض ہے۔ پہلے متعین کریں۔ احمدیت کا کونسا عقیدہ یا عمل (بزعم ان کے) بہائیت سے ماخوذ ہے اور قرآن مجید اور آثار صحیحہ میں اس کا ثبوت نہیں"۔

مولوی صاحب ہمارے جواب پر خاموش ہیں اور شائد وہ اپنی "تحقیق" کو ہمیشہ ہی راز سربستہ رکھیں۔ ہاں ایک صاحب محمد حسین صابری نے اہلحدیث ۲۹ مارچ میں ایک مضمون بعنوان "مولوی اللہ دتا صاحب مرزائی تیار ہو جائیں" شائع کرایا ہے۔ اور موضوع محولہ بالا پر مناظرہ کرنے کے لئے بیچیدہ طور پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ صاحب موصوف سے ہم صاف طور پر کہنا چاہتے ہیں "بہائیات" کی بحث کا دائرہ اہل بہاء تک ہی محدود ہونا چاہئے۔ جو شخص خود کو بہائیت کی طرف منسوب نہیں کرتا۔ اسے اس حمائت بے جا کی ضرورت نہیں۔ باقی رہے مولوی ثناء اللہ صاحب سو چونکہ وہ فرقہ اہلحدیث میں کچھ عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور ان کے بلند آہنگ دعاوی کو کچھ لوگ اہمیت دیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں اس باب میں ان کا غرور توڑنا مطلوب تھا۔ سو الحمدللہ یہ مقصد حاصل ہو چکا۔

اس وضاحت بیان کے باوجود اگر صابری صاحب مولوی ثناء اللہ کی نیابت کا حق حاصل کر کے ان کے مندرجہ بالا دعوی پر تحریری و تقریری گفتگو کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ اگر کسی میں یہ جرأت ہے۔ کہ وہ حضرت اقدس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظاہر کردہ خیالات کا ماخذ قرآن و حدیث کی بجائے بہائیت کا زیر زمین خزانہ ثابت کر سکے۔ تو آئے اور بحث کیجئے۔ ورنہ دوسری باتوں کی الجھن میں پڑ کر اصل مقصود کو نظر انداز کر دینا شیوہ حق پسندی نہیں۔ مطلق "دعوی" کا اشتراک (اگر بالفرض ہو بھی) تو چنداں مفید نہیں۔ کیا سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت سے پیشتر حضرت مسیح کے بعد آپ کی پیشگوئی کے مطابق بہت سے "جھوٹے نبی" نہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے؟ اور پھر کیا ضرور نہ تھا۔ کہ "المسیح الموعود" سے پیشتر "المسیح الدجال" ادعا کرتا؟ پس صرف دعوی شائستہ اعتنا نہیں ہوتا۔ جب تک نوعیت دعوی کے دلائل اور دعوے کے اثرات میں شرکت ثابت نہ ہو۔ کیا اس سے بڑھ کر ظلم ممکن ہے۔ کہ ایک شخص مذہب اسلام کو منسوخ اور شریعت اسلامیہ کو ناقص اور غلط قرار دیکر اسلام کے خاتمہ کا اعلان کرتا ہے۔ اور دوسرا کہتا ہے سے

ایک مدت سے تھا کفر اسلام کو کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

مگر اسلام کے نادان دوست موخر الذکر منادی کو اول الذکر کی صدائے بازگشت قرار دیتے ہیں۔ فویل لھم مما کتبت ایدیھم و ویل لھم مما یکسبون

صابری صاحب "ثالث" کی شرط کو مولوی صاحب کی بہترین ہوشیاری قرار دیتے ہیں۔ اور ہم سے مطالبہ کرتے ہیں کیا تم ثالث مان لوگے؟ اور آپ کو تعجب بھی ہے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کی "غلط بیانیوں" والی بحث میں انعام کے تصفیہ کے لئے ثالث کی تجویز پر صاد کر دیا ہے۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ دینیات میں مذہبی طور پر ہم کسی غیر مسلم وغیرہ کو ثالث نہیں مان سکتے۔ قرآن پاک ہدائت فرماتا ہے۔ قل افغیر اللہ ابتغی حکما کیا میں اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کو حکم مان لوں۔ ہاں اگر کوئی شخص انعامی چیلنج دے۔ اور اس کے تصفیہ کے لئے متفق علیہ غیر مسلم کے پاس ہی جانا چاہے۔ تو چونکہ یہ اس کا اپنا کام ہے۔ اس لئے ہمیں شرائط حدیبیہ کی روشنی میں اسے تسلیم کرنے میں حرج نہیں ورنہ ایک غیر مسلم کو اپنے دین اور ایمان کی صحت کے لئے حکم مقرر کرنا شائد اہل حدیثوں کی غیرت برداشت کر سکے۔ مگر احمدی کے لئے یہ بات ناقابل برداشت ہے۔ اور اپنی معنوں میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا وہ ارشاد ہے جسے صابری صاحب نے الفضل ۱۲ فروری ۱۹۲۹ء سے نقل کیا ہے۔ وبس۔

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک دفعہ لکھا تھا:-

"ایران میں ایک شخص شیخ بہاء اللہ پیدا ہوئے تھے۔ جن کا دعوے تھا کہ میں نبی ہوں"۔ (اہلحدیث ۲۸ مارچ ۱۹۲۴ء)

جس کا ثبوت آپ سے بارہا طلب کیا گیا۔ مگر آپ نے ایک ہی چپ سادھ رکھی تھی۔ ماضی قریب میں ہی ہم ایک مضمون میں اس کا اعادہ کر چکے ہیں۔ مولوی صاحب نے اب صابری صاحب کی حاشیہ آرائی کرتے ہوئے اس مطالبہ کو "ڈھکن" قرار دیا ہے۔ اور خاص انداز میں اپنے متعلقین سے فرماتے ہیں۔

"ہم ثبوت رکھتے ہیں۔ کہ بہاء اللہ نے کتاب اقدس میں رسول ہونے کا دعوے کیا"۔

گستاخی معاف! کیا آپ اس ثبوت کو قبر میں ساتھ لیجائیں گے۔ آئیے بتائیے کہاں بہاء اللہ نے دعوی کیا ہے کہ "میں نبی ہوں"

میں نہایت یقین سے کہتا ہوں۔ کہ "اقدس" کے علاوہ بھی آپ کسی کتاب سے بہاء اللہ کا یہ دعوے نہیں دکھا سکتے کہ "میں نبی ہوں" کیونکہ وہ تو آپ ہی کی طرح ختم نبوت کے معنی "بندش نبوت" کرتا تھا۔ یہی تو وجہ ہے جو صابری صاحب کو لکھنا پڑا:-

"اگر کوئی بہائی یہ کہے کہ ہمارے لٹریچر میں جناب بہاء اللہ کو نبی نہیں کہا گیا۔ تو اس کی یہاں کیا پرواہ ہے"

جناب! "پرواہ" تو تب ہو جب آپ کو تلاش حق ہو ہاں اگر حیثیت "گواہ" بننا مدنظر ہو۔ تو "بے پرواہی" ہی اچھی ہے

ہم نے منظوری چیلنج والے نوٹ میں لکھا تھا۔ کہ بہاء اللہ تو مسیح کو زندہ مانتا تھا۔ صابری صاحب اس پر ناراض ہیں اور ہم سے ثبوت طلب فرماتے ہیں۔ لیجئے جناب بہاء اللہ کی عبارت پڑھ لیجئے۔ تحریر کیا ہے:-

"ضاقت علیہ الارض بوسعھا الی ان عرجہ اللہ الی السماء"

(باب الحیاۃ صفحہ ۱۶۲)

حضرت مسیح پر زمین تنگ ہو گئی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو آسمان پر اٹھا لیا"۔

ممکن نہیں کہ اس واضح حوالہ کی تاویل ہو سکے۔ مگر صابری صاحب کوشش ضرور کریں گے!

بالآخر میں صابری صاحب کی دلآزار تہذیب مثلاً "اندھے مقلد" "دنیا کے لالچی" وغیرہ پر صبر کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت فرمائے۔ اگر وہ معقولیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ظاہر کردہ خیالات اور بہاء اللہ کے خیالات کا موازنہ کر سکتے ہیں۔ اور حضرت اقدس کے خیالات کا ماخذ قرآن و حدیث نہیں۔ بلکہ بہاء اللہ کے اعتقادات کو ثابت کر سکتے ہیں۔ تو آئیں ہم حاضر ہیں

خاکسار

منتظر جواب اللہ دتا جالندھری

قادیان

ٹ دیر سے جواب شائع ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ تبلیغی سفر در پیش ہونے کے باعث اس مضمون کا پہلے علم نہ ہو سکا (اللہ دتا جالندھری)

اخبار احمدیہ فلسطین و شام

دمشق میں احمدیت

امیر جماعت احمدیہ دمشق برادرم منیر آفندی الحصنی پہلے سے روبصحت ہیں۔ ڈاکٹر نے انہیں ایک عرصہ تک آرام کرنے کی تاکید کی ہے۔ اور دماغی اور زکان والے کاموں سے روکا ہے۔ مگر تاہم وہ ہفتہ واری اجلاس میں خود شامل ہوتے ہیں۔ اور اپنے تازہ خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک متعلم شخص محمد حمید سلطان نامی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں

علم الارواح

برادرم منیر آفندی علم الارواح بھی جانتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ میں نے تنویم مقناطیسی کے ذریعہ کئی دفعہ ارواح کو بلاکر ان سے باتیں دریافت کیں۔ اور وہ صحیح نکلیں میں نے اپنی والدہ کی روح ۔۔۔۔ کو بلوایا۔ تو اس نے کہا۔ کہ وہ نہایت آرام میں ہے۔ اور بعض ارواح نے یہ جواب دیا۔ کہ وہ عذاب میں ہیں۔ اور بعض دفعہ میں نے اپنے دل میں ایک بات پوشیدہ رکھکر اور اسی طرح میرے دوسرے رشتہ داروں کے دلوں میں جو تھا۔ ارواح سے دریافت کیا۔ تو سب کے سب جواب صحیح تھے اسی طرح میں نے اپنے رشتہ داروں کے سامنے سات مرتبہ مختلف روحوں سے احمدیت کے متعلق دریافت کیا۔ تو سب کا جواب ایک ہی تھا۔ کہ احمدیت حق ہے۔ میرے والد نے کہا کہ یہ یونہی فضول بات ہے۔ ہم نہیں مانتے تو میں نے کہا۔ کہ یہ ایک علم ہے۔ اور میں اسے ایک علم سمجھ کر تجربہ کررہا ہوں۔ نہ کہ کسی پر اثر ڈالنے کے لئے۔ کہ وہ اس وجہ سے ہماری باتوں کو مان لے۔

ایک دمشقی عالم

عید الفطر پر ایک دمشقی عالم شیخ ابراہیم طیب المغربی شاذلی طریقہ کے اپنے شاذلی دوستوں کو ملنے کے لئے حیفا تشریف لائے عید کے تیسرے روز ایک مشہور شاذلی شاعر نے مجھے اپنے مکان پر دعوت دی۔ اور شیخ ابراہیم طیب بھی مدعو تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ حیات اور آپ کے دعاوی کے متعلق تقریباً پانچ گھنٹہ تک گفتگو ہوئی۔ اختتام مجلس پر انہوں نے کہا۔ کہ یہ اجتماع ہمارے لئے لیلۃ القدر کی طرح ہے۔ اس کے دو دن بعد شیخ ابراہیم الطیب میری ملاقات کے لئے آئے۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے اپنے الفاظ سننے کا شوق ظاہر کیا۔ میں نے خطبہ الہامیہ سے تقریباً سات صفحے سنائے۔ پھر انہوں نے جماعت میں داخلہ کی شروط دریافت کیں۔ پھر کہا۔ کہ ہاتھ بڑھائیے اور میری بیعت لیجئے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھکر ۔۔۔۔ انہوں نے بیعت کی۔ ان کا شاذلیوں پر اچھا اثر ہے اب شام تشریف لے گئے ہیں۔

شاذلیہ فرقہ میں تبلیغ احمدیت

شاذلی طریقہ کے لوگ اپنے عقائد میں نہایت متعصب ہیں اکثر ان میں سے دوسرے علماء کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ ان میں سے عالم مذکور کے سلسلہ میں داخل ہونے کے بعد ان کے ذریعہ کبابیر گاؤں سے عبدالقادر آفندی صالح اور حیفا میں شیخ علی صالح قزق سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں موخر الذکر بھی شاذلیوں میں مشہور شخص ہیں۔ انہوں نے شیخ علی الیشرطی (جو طریقہ شاذلیہ کی ان شہروں میں اشاعت کا اصل سبب ہیں) کی زبان سے سُنے ہوئے اشارات بیان کئے جن سے احمدیت کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ اس نے کہا۔ کہ انہوں نے ایک دفعہ کہا۔ کہ مسیح موعود عجم سے ظاہر ہوگا نہ عرب سے۔ اور پھر کہا۔ کہ ہمارا حیفا کا زاویہ ہی سب زاویوں سے اچھا ہے۔ کیونکہ میں اس میں بہت سے ہنود (یعنی ہندی لوگ) دیکھتا ہوں۔ اس نے کہا۔ کہ ہنود سے مراد وہی لوگ ہیں جو احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ اور جو احمدی ہوتا ہے اسے لوگ یہی کہتے ہیں۔ کہ ہندی کی جماعت میں شامل ہوگیا ہے اور اکثر کو تو ہندی کہہ کر ہی پکارتے ہیں۔ ایک شخص طیرا گاؤں سے محمد سعید نامی سلسلہ میں داخل ہوا ہے اللہ تعالیٰ سب کو استقامت عطا فرما دے۔ آمین

خاکسار جلال الدین شمس از حیفا فلسطین

تذکرہ کاملان رامپور

بیاگرافی کے شائق واہر آگاہ ہیں۔ کہ اسماء الرجال کے بغیر قوموں کی ترقی نہ جاری رہ سکتی ہے نہ قائم رہ سکتی ہے۔ کتاب مندرجہ عنوان ریاست رام پور کے کاملین کے حالات کا صحیح نقشہ ہے۔ یہ ریاست علم وفضل کے لئے ہمیشہ سے مشہور چلی آئی ہے اطبائے یونانی علمائے فقہ مورخین۔ ادیب علمائے نحت مصنفین۔ حکما۔ محدثین ومفسرین اہل کلام۔ شعرا اردو وفارسی۔ اسلحہ ساز۔ پٹیت پھکیت۔ تلوار کے دھنی بندوق کے اعلےٰ درجہ کے قدر انداز۔ غلیل وکمان کے نشانہ میں کامل۔ کشتی وجسم کی تربیت میں یگانہ روزگار غرضکہ ہر فن کے کاملین اس شہر میں پیدا ہوئے۔ اور باہر سے آکر رہے ان کے حالات زندگی کی تاریخ کا نہایت دلچسپ مجموعہ بولف کتاب میرے چچا زاد بھائی حافظ احمد علی خان صاحب شوق ہیں جو ریاست کے اعلےٰ ارکان میں سے ایک رکن۔ معزز معتمدین ریاست میں سے ایسے معتمد کہ جواہر خانہ اور انصرام الفرد ریات زنانہ ان کے سپرد ہیں۔ اور افسر ڈیوڑھی ہیں۔ تحقیق وتدقیق علمی کا مشغلہ لڑکپن سے جاری ہے۔ اسی لئے کتب خانہ سرکاری کے مینجر ہیں اور عرصہ دراز سے دو سرے عہدوں کے ساتھ اسے مشروط رکھا ہے۔ گورنمنٹ کو ماہر فن کتابت اردو وعربی کی ضرورت تھی۔ تو آپ بمبئی کورٹ میں گورنمنٹ کی طرف سے ایکسپرٹ پیش ہوئے تھے۔ شائقین کرام اس سے اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ مؤلف نے کس تحقیق سے یہ سرمایہ علمی آپ کے حظ نگاہ کے لئے بہم پہنچایا ہے۔ ۵۶۰ صفحے کی کتاب ہے۔ کاغذ چکنا سفید بورد دبیز ہے۔ اس میں ۵۳۱ مشاہیر کے حالات ہیں اس کے علاوہ مؤلف نے اپنے خاندان کا مختصر سا خاکہ دیا ہے۔ جو آئندہ مفصل مبسوط کتاب کے لئے دیباچہ کا کام دے گا۔ یہ بنیاد ڈالی گئی ہے۔ تاکہ آنے والی نسلیں موزون عمارت تیار کرسکیں۔ اس پر قیمت صرف تین روپیہ ہے۔ جو باعتبار کتاب کے مضامین ولاگت کے بہت کم ہے۔ حافظ احمد علی خان صاحب شوق اصغر منزل ریاست رام پور۔ یو۔ پی سے منگا کر شائقین استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

ذو الفقار علی خان گوہر قادیان

نہائت ضروری اطلاع

جملہ جماعتہائے احمدیہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ کونسل اور اسمبلی وغیرہ کے انتخابات کا وقت قریب آرہا ہے۔ ہمارے احباب کو چاہئے اپنے ووٹرز (رائے دہندگان) کی تعداد کم نہ ہونے دیں۔ بلکہ جسقدر زیادہ سے زیادہ ووٹ دینے والے ہو سکتے ہوں۔ انہیں رجسٹرڈ کرائیں نیز کسی امیدوار کو کسی قسم کا وعدہ نہ دیں جبتک کہ مرکز سے مشورہ نہ کرلیں

والسلام ۔ ناظر امور خارجیہ قادیان

قربانی کی کھالوں کی قیمت اور چندہ عید فنڈ

خدا کے فضل اور کرم کے ساتھ عید الاضحیٰ کی مبارک اور بابرکت تقریب بالکل قریب آرہی ہے اس تقریب پر قربانی کی کھالوں کا روپیہ مرکز میں آیا کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی چندہ عید فنڈ بھی عام طور پر ایک روپیہ فی کس کے حساب سے وصول کرکے بھجوایا جاتا ہے۔ بیت المال کی طرف سے ایک سرکلر اس کے متعلق جماعتوں میں بھیجا گیا ہے۔ اخبار الفضل کے ذریعہ بھی یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تمام جماعتیں قربانی کی کھالوں کا اور عید فنڈ کا روپیہ باقاعدہ وصول کرکے حسب معمول مرکز میں ارسال فرمائیں۔

محمد اشرف قائمقام ناظر بیت المال قادیان

لائف انشورنس یا زندگی کا بیمہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے لائف انشورنس یا زندگی کا بیمہ کے متعلق تمام جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کردینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اسوقت تک بیمہ کی جو تجاویز اور صورتیں

مسلمانانِ لکھنؤ کا جلسہ شوریٰ برائے جلسہ سیرۃ نبوی

۱۲؍جون ۱۹۲۹ء کے جلسہ سیرۃ نبوی کا انتظام کرنے والی مجلس شوریٰ کا ایک جلسہ ۵ مئی ۱۹۲۹ء کو ۸½ بجے صبح محترم قوم جناب منشی محمد احتشام علی صاحب کی کوٹھی واقعہ محلہ خیالی گنج شہر لکھنؤ میں زیر صدارت محترم ملک و قوم جناب مولوی محمد نسیم صاحب ایڈووکیٹ منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل حضرات کی موجودگی میں حسب ذیل تجاویز پیش ہو کر پاس ہوئیں

حاضرین مجلس

۱۔ مولوی محمد نسیم صاحب ایڈووکیٹ صدر
۲۔ خان بہادر میر سید حسن صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر
۳۔ خان بہادر شیخ نصر اللہ صاحب " "
۴۔ منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری صدر مرکزی کمیٹی برائے جلسہ سیرۃ نبوی ۱۹۲۹ء
۵۔ منشی اظہر علی صاحب وکیل
۶۔ منشی محمد احترام علی صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر
۷۔ علامہ سید جالب صاحب ایڈیٹر روزنامہ ہمت لکھنؤ
۸۔ مولانا مولوی خلیل عرب صاحب لیکچرار لکھنؤ یونیورسٹی
۹۔ مولوی محمد مستنصر اللہ صاحب ٹھیکیدار و مالک فرم نور اللہ غضنفر اللہ آف الہ آباد
۱۰۔ محمد عثمان احمدی
۱۱۔ مولوی محمد طلحہ صاحب ایڈووکیٹ
۱۲۔ مرزا حسام الدین احمد صاحب احمدی
۱۳۔ مسٹر عبد الرؤف صاحب عباسی ایڈیٹر اخبار حق
۱۴۔ سید ارتضیٰ علی صاحب احمدی مالک پنجاب سائکل ورکس امین آباد پارک لکھنؤ

تجاویز پاس شدہ

۱۔ بالاتفاق رائے یہ طے ہوا کہ امسال معاً بعد مغرب ۷½ بجے شام ۱۲؍جون ۱۹۲۹ء کو سیرۃ نبوی کا جلسہ لکھنؤ میں منعقد ہو
۲۔ بالاتفاق رائے یہ طے ہوا کہ امسال یہ جلسہ پارک سرائے آغا میر واقعہ چوراہہ یحییٰ گنج شہر لکھنؤ میں انعقاد پذیر ہو۔
۳۔ بالاتفاق رائے حسب ذیل لیکچرار امسال کے جلسہ سیرۃ نبوی کے لئے تجویز ہوئے اور یہ طے ہوا۔ کہ ان حضرات سے عرض کیا جائے۔ کہ وہ اپنے وقت عزیز کا کچھ حصہ اس جلسہ کی نذر فرمائیں۔

۱۔ شمس العلماء مولانا مولوی سید سبط حسن صاحب قبلہ
۲۔ مولانا مولوی خلیل عرب صاحب لیکچرار لکھنؤ یونیورسٹی
۳۔ مولانا مولوی محمد عنایت اللہ صاحب انصاری فرنگی محلی (اگر جناب موصوف وقت نہ دے سکیں تو مولانا مولوی صبغۃ اللہ صاحب شہید فرنگی محلی سے عرض کیا جائے)
۴۔ مولانا مولوی اللہ دتا صاحب احمدی فاضل قادیانی

۴۔ حسب تحریک محترم علامہ سید جالب صاحب ایڈیٹر اخبار ہمت باتفاق رائے جملہ حاضرین یہ طے ہوا کہ لکھنؤ کے ۱۲؍جون ۱۹۲۹ء کے جلسہ سیرۃ نبوی کے لئے ایک غیر مسلم لیکچرار صاحب بھی تجویز کئے جائیں۔ تاکہ وہ صاحب آنحضرت صلعم کی سیرۃ پر غیر متعصبانہ طور پر لیکچر دیں۔ اور اس کا انتظام سید جالب صاحب کے سپرد ہوا۔

۵۔ حسب تحریک منشی اظہر علی صاحب وکیل و بتائید جملہ حاضرین لکھنؤ کے ۱۲؍جون ۱۹۲۹ء کے جلسہ سیرۃ نبوی کے صدر جناب علامہ سید جالب دہلوی منتخب ہوئے۔

۶۔ باتفاق رائے جملہ حاضرین حسب ذیل حضرات کی ایک انتظامی کمیٹی مقرر کی گئی۔

۱۔ خان بہادر شیخ نصر اللہ صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر
۲۔ خان بہادر مولوی سید مہدی حسن صاحب رضوی
۳۔ مولوی مستنصر اللہ صاحب ٹھیکیدار
۴۔ منشی محمد احترام علی صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر
۸ محمد عثمان احمدی

۷۔ اخراجات جلسہ کے لئے فی الحال چندہ عام نہیں کیا گیا بلکہ حسب ذیل حضرات نے دس دس روپیہ مرحمت فرمانے کا وعدہ فرمایا

۱۔ مولوی محمد مستنصر اللہ صاحب ٹھیکیدار عـہ۱۰
۲۔ خان بہادر شیخ نصر اللہ صاحب عـہ۱۰
۳۔ خان بہادر مولوی سید مہدی حسن صاحب عـہ۱۰
۴۔ منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری عـہ۱۰
۵۔ محترم قوم مولوی محمد نسیم صاحب ایڈووکیٹ عـہ۱۰
۶۔ مولوی سید خلیل احمد صاحب سیکرٹری ایک آنہ فنڈ عـہ۱۰
۷۔ نواب مرزا سجاد علی صاحب ایم۔ ایل۔ سی عـہ۱۰
۸۔ سید ارتضیٰ علی صاحب احمدی عـہ۱۰
۹۔ مرزا عابد حسین صاحب ایڈووکیٹ عـہ۱۰
۱۰۔ منشی سلطان محمد صاحب میونسپل کمشنر عـہ۱۰

حسب ذیل حضرات کے لئے یہ طے ہوا کہ ان سے بھی عرض کیا جائے کہ وہ جلسہ کے اخراجات کیلئے دس دس روپیہ مرحمت فرمائیں

۱۔ خان بہادر میر احمد حسین صاحب رضوی آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ
۲۔ مالک فرم اعظم علی اینڈ سنز لکھنؤ
۳۔ حافظ محمد حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ

۸۔ باتفاق رائے یہ طے ہوا کہ حسب خواہش محترمہ بیگم شاہد حسین صاحبہ جلسہ گاہ میں مستورات کی نشست کا معقول انتظام کیا جائے

۹۔ شکریہ صدارت پر جلسہ برخواست ہوا۔ مرسلہ محمد عثمان احمدی سکرٹری

یوپی کے مسلمانوں کے نام ایک ضروری خط

برادر مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج اس دور تغافل میں جبکہ دامان محمدی ہمارے ہاتھوں سے چھوٹ چکا ہے۔ اور ہماری غفلتوں سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مقدس کے روشن اور بصیرت افروز اجزا نہ صرف دوسروں بلکہ ہماری آنکھوں سے بھی اوجھل ہو چکے ہیں۔ ضرورت اور شدید ضرورت اس امر کی ہے کہ اس زندہ اور زندہ کن رسول کی حیات بخش سیرت شریف کا برابر ورد ہوتا رہے۔ اسی خیال سے سالگذشتہ یہ مبارک تحریک اٹھائی گئی تھی۔ کہ ایک مقررہ تاریخ میں آزر کدۂ ہند کے ہر گوشہ میں ایسی مقدس محافل منعقد کی جائیں۔ جن میں نہ صرف اتباع خیر الرسل صلعم کو بلکہ دوسرے برادران وطن کو بھی یہ سنا دیا جائے کہ ہمارا رسول رحمۃ عالم اور عالمین کیلئے مجسم رحمت و عطوفت تھا۔ الحمد للہ یہ تحریک سالگذشتہ بڑی حد تک کامیاب رہی لیکن ایسی متبرک محافل میں جتنی عمومیت و ہمہ گیری ہونی چاہئے تھی۔ وہ نہ ہو سکی جس کی بڑی ذمہ داری حقیقتاً اس تحریک کے خدام کے سر ہے اس لئے اب ہم چند غلامان آقائے مدینہ کی سعی ہے کہ کم از کم ہمارے الٰہ آباد صوبہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کا جہاں تک تعلق ہے۔ یہ مبارک چرچے اور مقدس اذکار ہر تحصیل قصبہ اور گاؤں میں ہوں۔

لہٰذا اس عریضہ نیاز کے ذریعہ سے ہمارا مبارک فرض ہے کہ جناب ایسے صاحب درد اسلامی اور باعظمت و اقتدار بزرگ سے تحریک مذکورۂ بالا کی اہمیت پر توجہ دلاتے ہوئے کمال ادب مگر غیر معمولی اصرار کے ساتھ عرض کریں۔ کہ اپنے وسیع اثر سے کام لے کر اپنے اپنے مقام پر اس محفل مقدس کے انعقاد کا انتظام کر کے نہ صرف عند اللہ خود ماجور ہوں بلکہ غیر مسلموں کو برکات رسولؐ سنا کر ایک حد تک فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوں۔ ہندوستان کے دوسرے مقامات کی طرح ہم مسلمانان لکھنؤ نے یہ طے کیا ہے۔ کہ ۱۲؍جون ۱۹۲۹ء کو کسی عام مقام پر یہ مجلس مبارک ہو۔ جس میں غیر مسلمین کو بھی دعوت دیجائے۔ اور بیان کا انداز اعتقادی رنگ سے زیادہ تاریخی اور مبنی بر حقائق امور پر ہو نیز چونکہ ہمکو رحمت دارین کی سیرت سنانا ہے۔ اس لئے انداز بیان مناظرانہ نہیں۔ بلکہ محبتانہ اور دوستانہ ہو۔ اس لئے آپ سے بھی درخواست ہے۔ کہ اسی ۱۲؍جون ۱۹۲۹ء کو آپ بھی یہی مبارک فرض انجام دیں۔ اور اس طرح ہندوستان کے ہر گوشہ سے ایک ہی دن یہ آواز بلند ہو۔ کہ "ہمارا رسول مجسمہ رحمت سرمایۂ تقدس اور مکمل ذریعۂ نجات تھا"

ہم کو یقین ہے کہ ہمارے یہ چند الفاظ انشاء اللہ ضرور موثر ہوں گے۔ اور آپ قریب ترین فرصت میں اس مقدس خدمت کیلئے انتظامات میں مصروف ہو جائیں گے۔ اور آپ کی مبارک سعی سے ۱۲؍جون ۱۹۲۹ء کو آپ کا وطن ایک بار پھر رسول اسلام کے ذکر مسعود کے غلغلوں سے بیدار ہو جائے گا۔ امسال حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرۃ میں حسب ذیل مسائل پر تقریروں کا ہونا طے ہوا ہے۔

۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غیر مذاہب سے معاملہ مع بحث تعلیم و تعامل۔

۲۔ توحید باری تعالےٰ پر رسول کریم کی تعلیم

امید ہے کہ انہیں مضامین کے ماتحت ہر شہر ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں آپ کی سیرت شریف پر مواعظ و تقریریں ہوں گی۔

دا ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ عیان

(مولانا مولوی) محمد عنایت اللہ (فرنگی محلی صدر مدرس مدرسہ عالیہ نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ) (مولوی) محمد نسیم (ایڈوکیٹ لکھنؤ) (خان بہادر نواب مولانا مولوی) سید مہدی حسن رضوی (منشی) محمد احتشام علی رئیس کاکوری۔ صدر مرکزی کمیٹی برائے جلسہ سیرۃ نبوی)۔ (مرزا) عابد حسین۔ (ایڈوکیٹ۔ سیکرٹری شیعہ کانفرنس لکھنؤ) (خان بہادر) شیخ نصر اللہ (پنشنر ڈپٹی کلکٹر آنریری اسپشل مجسٹریٹ میونسپل کمشنر و سیکرٹری انجمن اصلاح المسلمین و ممتاز دارالیتامےٰ)۔ (سید) جالب دہلوی (ایڈیٹر روزنامہ اخبار ہمت لکھنؤ) (مولوی) محمد مستنصر اللہ (سرکاری ٹھیکہ دار و مالک فرم نور اللہ غضنفر اللہ آف الہ آباد۔ (مولانا مولوی) محمد صبغۃ اللہ انصاری (فرنگی محلی ایڈیٹر اخبار خادم الحرمین لکھنؤ)۔ (مولوی) محمد طلحہ احمدی (بی۔ اے۔ ال۔ ال بی ایڈوکیٹ لکھنؤ) (مولوی خیر الدین احمد (پریسیڈنٹ انجمن احمدیہ لکھنؤ) محمد عثمان احمدی بادنی (سیکرٹری امور خارجیہ انجمن احمدیہ لکھنؤ و سیکرٹری مرکزی کمیٹی برائے جلسہ سیرۃ نبوی)

نوٹ:۔ ضروری امور کے بارہ میں سیکرٹری مرکزی کمیٹی سے رحمت منزل احاطہ خام فقیر محمد خاں شہر لکھنؤ کے پتہ سے خط و کتابت کیجئے۔

نوشہرہ چھاؤنی میں احمدی علماء کی صداقت اسلام پر تقریریں

۳؍ مئی بروز جمعہ مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل نے زیر صدارت داروغہ محمد یوسف صاحب "اسلام اور دیگر مذاہب" پر تقریر فرمائی۔ فاضل لیکچرار نے متعدد آیات قرآنی سے ثابت کیا۔ کہ صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جس نے عالمگیر اور کامل ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور نہ صرف دعویٰ کیا ہے۔ بلکہ ساتھ ہی دلائل بھی دئے ہیں۔ اسلام کے جتنے بھی اصول ہیں۔ ان پر ہر ایک طبقہ کا انسان عمل کر سکتا ہے۔ خالص توحید صرف اسلام نے پیش کی ہے۔ اور بے نظیر کامیابی بھی صرف اسلام کو نصیب ہوئی ہے۔ اس کے مقابلہ میں عیسائیت میں تو پہلے کامل اور عالمگیر ہونے کا دعوےٰ ہی نہیں۔ بلکہ صریح طور پر انجیل میں لکھا ہے۔ کہ میں صرف بنی اسرائیل کے واسطے آیا ہوں۔ ویدک دھرم والوں میں آریہ سماجی صاحبان یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ وید کامل اور تمام دنیا کے لئے ہیں۔ لیکن اس کے متعلق ویدوں میں کوئی ایسا ثبوت نہیں۔ بلکہ ویدوں میں تو روح و مادہ کی ازلیت کا بھی ذکر نہیں۔ چہ جائیکہ کوئی دلیل دی ہو۔ اسی طرح ہون کے متعلق سوامی دیانند جی نے آریوں کو تاکید کی ہے۔ لیکن ہر ایک آریہ سماجی اسپر عمل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اسپر کم از کم بیس روپے خرچ ہوتے ہیں۔ جسے ایک غریب آریہ سماجی برداشت نہیں کر سکتا۔ عیسائیوں میں بھی ایسی تعلیم پائی جاتی ہے۔ جس پر کوئی عمل نہیں کر سکتا۔ مثلاً انجیل میں لکھا ہے۔ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے۔ تو دوسرا گال بھی آگے کر دو۔ وغیرہ وغیرہ

تقریباً ایک گھنٹہ تک لیکچر ہوا۔ جو نہایت دلچسپی کے ساتھ لوگوں نے سنا۔ اس کے بعد مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر "نجات" پر شروع ہوئی۔ مولانا نے آیات قرآنی سے ثابت کیا۔ کہ اسلام دیگر مذاہب کی طرح صرف نجات پر زور نہیں دیتا۔ بلکہ فلاح پیش کرتا ہے۔ جو نجات سے بہت اعلیٰ ہے۔ اور اپنے ماننے والوں کو دیگر مذاہب کی طرح طفل تسلی نہیں دیتا۔ کہ مرنے کے بعد نجات ہو گی۔ بلکہ دنیاوی زندگی کے متعلق بعض بشارات کو پورا کر کے کامل اطمینان دلاتا ہے۔ کہ آخرت کے متعلق بشارت کا اسی پر قیاس کر لو۔ کہ وہ بھی ضرور پوری ہونگی۔ اس کے مقابلہ میں عیسائیوں کو جب کفارہ اس دنیا میں گناہ کی سزا سے (یعنی دردزہ سے بچہ جننا اور پسینہ کی کمائی سے روٹی کمانا۔) نہ بچا سکا۔ تو آخرت کے متعلق کس طرح یقین کیا جائے۔

ان کے علاوہ آریوں کا یہ حال ہے۔ کہ وہ ابدی نجات کے قائل ہی نہیں۔ اور عارضی نجات کا ملنا بھی محال ہے۔ کیونکہ بقول ان کے پرمیشور کسی کا گناہ معاف نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ دیگر مذاہب میں نجات کا ملنا اس لئے بھی محال ہے۔ کہ ان میں صریح طور پر شرک کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ عیسائی تین خدا مانتے ہیں۔ اور آریہ بھی روح و مادہ کو پرمیشور کی ازلیت میں شریک کرتے ہیں۔ صرف اسلام خالص توحید کو پیش کرتا ہے۔ پھر آپ نے آیات قرآنی سے ایک نہایت ہی لطیف پیرایہ میں شرک کی تردید فرمائی۔

دوسرے روز مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل نے زیر صدارت جناب میاں محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ مردان حضرت رسول کریم صلعم کے فضائل پر تقریر فرمائی۔ آپنے قرآنی آیات سے ثابت کیا۔ کہ صرف حضرت رسول کریم صلعم تمام دنیا کے واسطے اور ہر ایک طبقہ کے انسان کے واسطے کامل نمونہ ہیں۔ یتیم سے لیکر شہنشاہ تک کے واسطے آپ کی زندگی میں سبق ملتا ہے۔

دوسری فضیلت حضرت رسول کریم صلعم کی یہ ہے۔ کہ آپنے اقوام عالم میں صلح کی بنیاد ڈالی۔ اس طرح سے کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر ہر ایک امت میں خدا کے نبی اور اوتار گذرے ہیں۔ اگر تمام مذاہب اسی طرح بانیان مذہب کی تعظیم کریں۔ تو امن قائم ہو سکتا ہے۔

تیسری فضیلت آپ کی یہ ہے۔ کہ آپ نے ضمیر کی غلامی سے نجات دلائی۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ یعنی دین کے معاملہ میں کسی پر جبر نہیں اور منافقوں کے واسطے سخت سزا بیان فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام نے ہرگز یہ جائز نہیں رکھا۔ کہ کسی کو جبراً مسلمان بنایا جائے

چوتھی فضیلت آنحضرت صلعم کی یہ ہے۔ کہ حضور نے اللہ تعالےٰ کو ایسے رنگ میں پیش کیا۔ جس رنگ میں کسی نے نہ کیا تھا۔ خدا کے حسن و احسان کا بھی ذکر کیا۔ اور خدا کا مالک یوم الدین ہونا بھی بیان کیا۔ کیونکہ بعض حسن و احسان کی وجہ سے مانتے ہیں۔ اور بعض ڈر کی وجہ سے کہ اگر نہ مانا۔ تو سزا ملے گی۔

پانچویں فضیلت یہ ہے۔ کہ توحید کو صحیح طور پر پیش کیا۔

چھٹی فضیلت یہ ہے۔ کہ آپؐ نے ذات پات کے جھگڑے و فرق مٹا دئے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم تم میں زیادہ عزت کے قابل وہ ہے۔ جس میں تقویٰ زیادہ ہے

ساتویں فضیلت یہ ہے۔ کہ آپنے مرد و عورت میں انسانیت کے لحاظ سے مساوات قائم کی۔

آٹھویں فضیلت یہ ہے۔ کہ حضور نہ صرف انسانوں کے واسطے رحمت ہیں۔ بلکہ کل مخلوق کے لئے

آخر میں آپ نے مسلمانوں کو توجہ دلائی۔ کہ سب ملکر متفقہ طور پر حضرت رسول کریم صلعم کے حالات سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ اور

قادیان کی پاکیزہ زندگی

چوہدری مظفر الدین صاحب بی۔ اے نے کلکتہ سے ایک انگریزی مکتوب بھیجا ہے۔ جس میں لکھتے ہیں:۔

میں نے قادیان کی پاکیزہ زندگی کے متعلق باتیں تو بہت سنی تھیں لیکن میں اس کا بخوبی اندازہ نہ کر سکتا تھا۔ حتیٰ کہ مجھے مجلس مشاورت ۱۹۲۹ء میں شامل ہو کر خود وہاں جانیکا موقعہ میسر آیا۔ میں نے اس جگہ کو اس سے بڑھکر پایا۔ جو میرے ذہن میں تھی۔ یہ زمین پر بہشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ برائیوں سے بچکے پاکیزہ زندگی بسر کرنے۔ اور خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے اس سے زیادہ موزوں جگہ کہیں اور نہیں۔ یہاں ہر کام میں خدا تعالےٰ کی تائید نظر آتی ہے۔ یہاں کے بزرگ اس بات کا کامل نمونہ ہیں۔ کہ کس طرح ایک انسان دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس سے علیحدہ رہ سکتا ہے۔ اور سب سے بڑھکر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا وجود ہے۔ جو باوجود صحت کی کمزوری کے اشاعت اسلام تعلیم و تربیت اقتصادی حالت کی درستی اور روحانی ارتقاء کے لئے مصروف رہتے ہیں۔ اپنے خدام کی تکالیف خصوصاً اور مسلمانوں کے دکھوں کا عموماً آپ کو اس درجہ احساس ہے کہ ذاتی تکلیف بے چین کر دیتی ہے۔

بیمار مصیبت زدہ اور فکر درد مند سب آپ کی شفقت اور تسلی آمیز دعاؤں سے سکینت حاصل کرتے ہیں۔ آپ کی صحبت میں انسان تمام دنیوی آلائشوں سے پاک ہو کر اپنے آپ کو موجودہ مادی دنیا سے بہت اونچا محسوس کرنے لگتا ہے۔ قصہ کوتاہ اگر کوئی شخص دنیا میں جنت کی زندگی بسر کرنے کا متمنی ہے۔ تو اسے جلد قادیان پہنچکر حضرت خلیفۃ المسیح کے قدموں میں بیٹھ جانا چاہئیے۔ وہ لوگ کیا ہی خوش قسمت ہیں جنہیں قادیان میں زندگی گذارنے کا موقعہ ملا ہے۔

دوران قیام قادیان میں مجھے کئی ایک نوجوانوں سے بھی ملنے کا موقعہ ملا اور مجھے یہ دیکھکر خوشی ہوئی۔ کہ ان کا مستقبل شاندار ہے۔ بشرطیکہ وہ

فہرست نومبایعین ماہ ستمبر اکتوبر نومبر دسمبر ۱۹۲۸ء

۹۰۲ فیروز الدین صاحب ... کوئٹہ
۹۰۳ شیخ فضل الٰہی صاحب رائیونڈ ضلع لاہور
۹۰۴ غریب النساء صاحبہ ... بہار شریف
۹۰۵ مصباح الدین احمد "
۹۰۶ مسمات اللہ رکھی۔ ضلع سیالکوٹ
۹۰۷ " حسن بی بی۔ خانپور۔ بہاولپور
۹۰۸ محمد عبدالحی صاحب گولیکی۔ گجرات
۹۰۹ غلام حسن صاحب۔ شملہ
۹۱۰ محمد بخش صاحب۔ سرینگر
۹۱۱ مرتضٰی صادق مرزا صاحب۔ دہلی
۹۱۲ شکر الدین صاحب بیری۔ ضلع گورداسپور
۹۱۳ محمد خانصاحب بی اے کلاس۔ پٹیالہ
۹۱۴ محمد یوسف صاحب۔ سرینگر
۹۱۵ غلام علی صاحب بجابڑہ ضلع شاہپور
۹۱۶ عبدالرحمٰن صاحب۔ لاہور
۹۱۷ احمد حسین صاحب۔ لاہور
۹۱۸ محمد حسین صاحب ضلع گورداسپور
۹۱۹ شیر محمد صاحب۔ لدھیانہ
۹۲۰ عبدالرحمٰن صاحب۔ قادیان
۹۲۱ فاطمہ صاحبہ۔ ضلع گورداسپور
۹۲۲ مہراں صاحبہ۔ " "
۹۲۳ برکتے صاحبہ " "
۹۲۴ نبی بخش صاحب ضلع جالندھر
۹۲۵ لئیق النساء صاحبہ۔ مونگھیر
۹۲۶ عبدالحکیم صاحب قریشی ضلع امرتسر
۹۲۷ محمد خان صاحب۔ ضلع گجرات
۹۲۸ احمد خان صاحب " "
۹۲۹ برکت علی صاحب ضلع جالندھر
۹۳۰ جلال الدین صاحب " "
۹۳۱ سید شمس الدین صاحب ضلع مونگھیر
۹۳۲ اللہ رکھا صاحب ضلع گورداسپور
۹۳۳ مستری علی بہادر صاحب۔ برہما
۹۳۴ زوجہ " " " "
۹۳۵ میاں غلام نبی صاحب نومسلم پٹی ضلع لاہور
۹۳۶ شریفہ بیگم صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۹۳۷ محمد عبداللہ صاحب ضلع ملتان
۹۳۸ رحمت اللہ صاحب ساکن خانخانہ ضلع جالندھر

۹۳۹ مسمات گمیو اہلیہ کالو ریاست پٹیالہ
۹۴۰ حیدر علی ولد " " "
۹۴۱ محمد حنیف " " "
۹۴۲ محمد رفیق " " "
۹۴۳ محمد صدیق صاحب " " "
۹۴۴ چراغدین صاحب ضلع لاہور
۹۴۵ جمال الدین صاحب " "
۹۴۶ حسن علی شاہ صاحب " "
۹۴۷ وحید الزمان صاحب بہار شریف
۹۴۸ اشرف علی صاحب بنگال
۹۴۹ کرم دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۹۵۰ محمد الدین صاحب۔ کوئٹہ
۹۵۱ چودہری سید احمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۹۵۲ سردار بی بی صاحبہ " "
۹۵۳ محمد صادق صاحب " "
۹۵۴ فتح محمد صاحب " "
۹۵۵ محمد خانصاحب " "
۹۵۶ طالع بی بی صاحبہ " "
۹۵۷ جلال الدین صاحب " "
۹۵۸ محمد شفیع صاحب " "
۹۵۹ محمد علی صاحب " "
۹۶۰ شریف بی بی " "
۹۶۱ چودہری نور صاحب ضلع گورداسپور
۹۶۲ لکھا ولد پیرا ضلع لاہور
۹۶۳ مہنگا ولد محمد " "
۹۶۴ جوائی زوجہ لکھا " "
۹۶۵ بی بی رانی زوجہ محمد " "
۹۶۶ جلال ... " "
۹۶۷ سید میر احسن صاحب امرتسر
۹۶۸ ناظرہ بی بی صاحبہ لائل پور
۹۶۹ محمد اسمٰعیل صاحب ضلع سیالکوٹ
۹۷۰ میاں رحیم بخش صاحب ضلع امرتسر
۹۷۱ میاں خدا بخش صاحب ضلع فیروزپور
۹۷۲ جھنڈو۔ قادیان
۹۷۳ نواب خان ضلع کیمبل پور
۹۷۴ حاجی مرزا شادمان بیگ صاحب بخارا
۹۷۵ حاجی پیر جان صاحب ... خوارزم

۹۷۶ اہلیہ قاضی عطاء اللہ صاحب قریشی لاہور
۹۷۷ اللہ دتا۔ ضلع لائلپور
۹۷۸ میاں احمد خان صاحب ضلع شاہپور
۹۷۹ حافظ ہاشم علی صاحب ضلع گورداسپور
۹۸۰ مستری عنایت اللہ صاحب ضلع پشاور
۹۸۱ عبدالعظیم صاحب ضلع گوجرانوالہ
۹۸۲ چودہری نیاز محمد صاحب ضلع گورداسپور
۹۸۳ میاں شہاب الدین صاحب " "
۹۸۴ میاں محمد سلیم صاحب پشاور شہر
۹۸۵ شیخ حسن محمد صاحب نومسلم ضلع لائلپور
۹۸۶ فاطمہ زوجہ " " " " "
۹۸۷ عبدالرحمٰن ولد " " " "
۹۸۸ رحمت بی بی بنت " " "
۹۸۹ مولوی محمد سعید صاحب ضلع گورداسپور
۹۹۰ غلام قادر صاحب " "
۹۹۱ میاں نواب گل خانصاحب ضلع پشاور
۹۹۲ دین محمد صاحب ضلع لائلپور
۹۹۳ محمد منصف خانصاحب ضلع ہوشیارپور
۹۹۴ مستری مولا بخش صاحب لائلپور
۹۹۵ مسٹر احمد خان صاحب لوئر برہما
۹۹۶ مراد علی صاحب ضلع گورداسپور
۹۹۷ اہلیہ " " " "
۹۹۸ پسر " " " "
۹۹۹ " " " " "
۱۰۰۰ مرزا شربت علی صاحب پشاور شہر
۱۰۰۱ میاں غلام محمد صاحب ملاح ضلع گورداسپور
۱۰۰۲ اہلیہ الہ دین صاحب یاغستان
۱۰۰۳ مسمات بسران ضلع پشاور
۱۰۰۴ محمد الدین صاحب۔ یاغستان
۱۰۰۵ بیگم جی صاحبہ "
۱۰۰۶ سید احمد شاہ صاحب ضلع پشاور
۱۰۰۷ قائم نور۔ یاغستان
۱۰۰۸ عبدالقادر صاحب یاغستان
۱۰۰۹ مسمات مہر جان۔ شہر پشاور
۱۰۱۰ بھاگ بھری۔ ضلع شاہپور
۱۰۱۱ عائشہ " "
۱۰۱۲ مسمات نصیرہ بی بی اڑیسہ
۱۰۱۳ ماہلا۔ ریاست پٹیالہ
۱۰۱۴ امام الدین۔ ضلع سیالکوٹ
۱۰۱۵ زینب بی بی صاحبہ۔ پھگواڑہ
۱۰۱۶ چراغ بی بی ضلع لائلپور
۱۰۱۷ محمد صدیق صاحب ڈیرہ غازیخان
۱۰۱۸ عالم بی بی۔ ضلع شاہپور

۱۰۱۹ ریشم بی بی ضلع شاہپور
۱۰۲۰ رسول بی بی " "
۱۰۲۱ فاطمہ بی بی " "
۱۰۲۲ رحیم بی بی " "
۱۰۲۳ اللہ جوائی " "
۱۰۲۴ میاں گل محمد صاحب " "
۱۰۲۵ اسماعیل " " "
۱۰۲۶ سراج الدین صاحب "
۱۰۲۷ اسماعیل " "
۱۰۲۸ خواجہ بشیر احمد صاحب پشاور شہر
۱۰۲۹ عبدالغنی صاحب ضلع جہلم
۱۰۳۰ شیخ حاتم صاحب ضلع بلاسپور (اڑیسہ)
۱۰۳۱ زوجہ " " " " "
۱۰۳۲ منشی واحد بخش صاحب ضلع ملتان
۱۰۳۳ سید فضل حسین صاحب ناظم ضلع شاہپور
۱۰۳۴ نظام الدین صاحب ضلع لاہور
۱۰۳۵ مسمات راجاں " "
۱۰۳۶ جان محمد صاحب ضلع گورداسپور
۱۰۳۷ سید عباس علی شاہ صاحب سکھر
۱۰۳۸ سید احمد علی صاحب ٹونک
۱۰۳۹ حکیم فضل الدین صاحب ضلع جالندھر
۱۰۴۰ سید شبیر حسین صاحب ضلع انبالہ
۱۰۴۱ سید شوکت حسین صاحب " "
۱۰۴۲ رشیدہ بیگم صاحبہ " "
۱۰۴۳ حسین بی بی صاحبہ " "
۱۰۴۴ پیدائش اللہ صاحب ضلع گورداسپور
۱۰۴۵ اللہ دتا صاحب۔ سیالکوٹ
۱۰۴۶ محمد بخش صاحب "
۱۰۴۷ میاں سردار خانصاحب ضلع گجرات
۱۰۴۸ محمد بنارس صاحب ضلع راولپنڈی
۱۰۴۹ رحمت بی بی صاحبہ کیمک
۱۰۵۰ K.A. moideen coochin state
۱۰۵۱ سلطان احمد خانصاحب ضلع لاہور
۱۰۵۲ محمد شفیع صاحب ضلع گجرات
۱۰۵۳ علی بخش صاحب حیدرآباد دکن
۱۰۵۴ فتح محمد خانصاحب۔ کوئٹہ
۱۰۵۵ چودہری حیات محمد صاحب نمبردار ضلع گورداسپور
۱۰۵۶ میاں فضل الدین صاحب ضلع لاہور
۱۰۵۷ جان محمد صاحب ضلع شاہپور
۱۰۵۸ منشی نواب علی صاحب ضلع مینپوری
۱۰۵۹ n.m. Lader Batcha Colombo (Ceylon)

(باقی)

وصیتیں

نمبر ۲۹۸۷:- میں اللہ دتا ولد حسن محمد قوم بٹ پیشہ دکاندار عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد تقریباً تیس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ فقط المرقوم ۲۵ دسمبر ۱۹۲۸ء

العبد:- نشان انگوٹھا اللہ دتا ولد حسن محمد از لاہور حال وارد قادیان

گواہ شد:- محمد عبداللہ کلرک آرسنل فیروزپور حال وارد قادیان

گواہ شد:- عاجز محمد ابراہیم سیکنڈ ماسٹر ننکانہ صاحب حال وارد قادیان

نمبر ۳۰۴۱:- میں محمد اسمعیل ولد غلام حسن قوم ترکھان پیشہ ترکھان عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن چک ۱۳۲ ڈاکخانہ چک ۱۴۱ تحصیل سمندری ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس باجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائداد منقولہ نقد دوصد روپیہ ہے اس وقت میری ماہوار آمد تقریباً ۲۴ روپے ہے۔ لیکن مجھے وصولی ہر ششماہی ہوتی ہے میں تازیست اپنی ششماہی آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط المرقوم ۲۵ دسمبر ۱۹۲۸ء

العبد:- محمد اسمعیل حال وارد قادیان

گواہ شد:- محمد عبداللہ کلرک آرسنل فیروزپور حال وارد قادیان

گواہ شد:- محمد ابراہیم سیکرٹری وصایا ننکانہ صاحب حال وارد قادیان

نمبر ۲۹۶۹:- میں قندو جان زوجہ لفٹنٹ تاج محمد خانصاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن اسمعیلہ ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے زیورات طلائی و نقرئی قیمتی ایک ہزار روپیہ حق مہر پچاس روپیہ میں اس جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھدیتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر اس جائداد کے علاوہ کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

العبد:- قندو جان حال وارد قادیان

گواہ شد:- محمد حیات خان ساکن ملتان حال وارد قادیان۔

گواہ شد:- لفٹنٹ تاج محمد خان سکنہ اسمعیلہ علاقہ مردان ضلع پشاور حال وارد قادیان۔ فقط ۲۴ دسمبر ۱۹۲۸ء

کاتب محمد حیات خان احمدی سکنہ ملتان حال وارد قادیان

نمبر ۳۰۴۵:- میں مسمات جیوان بیگم بنت چودہری نہالا خان قوم راجپوت ساکن موضع ملا تحصیل نارووال۔ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت موجودہ جائداد ۱۲۰ روپے ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے ڈنڈیاں طلائی قیمتی ۶۰ روپیہ انام طلائی قیمتی مبلغ ۲۰ روپیہ نقد ۴۰ روپیہ۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز آئندہ کے لئے بھی یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور مزید جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو۔ تو اس کے تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ راقم بندہ چودہری محمد شفیع خان بی اے گورنمنٹ ہائی سکول گورداسپور پسر جیوان بیگم موصیہ

العبد جیوان بیگم۔

گواہ شد:- بقلم خود غلام قادر متعلم زراعت گورداسپور

گواہ شد:- مولوی چراغ الدین اوّل مدرس فارسی ہائی سکول گورداسپور

ہندوستان کی خبریں!

سکندرآباد ۸ رمئی حضور نظام دکن کے منجھلے صاحبزادے مزید تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے انگلستان جارہے ہیں۔

حیدرآباد (سندھ) ۹ رمئی۔ گذشتہ ۲۳ اپریل کو بیکب آباد میں جو ہندو قتل ہوئے تھے۔ ان کے قاتل کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

بمبئی ۸ رمئی۔ تحقیقات تجربات کے بعد جو سال ہا سال تک جاری رہے۔ کل ایک چلتی ہوئی ٹرین اور ریلوے کے دفتر کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کیا گیا۔ کینڈا کی ٹرینوں کے ساتھ نائب صدر نے ایک چلتی ہوئی ٹرین سے نیز ریلوے کے دفتر سے گفتگو کی۔

نئی دہلی ۱۰ رمئی۔ بھگت سنگھ اور بی۔ کے دت کو اسمبلی میں بم پھینکنے کے الزام میں سشن سپرد کردیا گیا ہے۔ آج مسٹر آصف علی بیرسٹر نے ان کی طرف سے صفائی کے گواہوں کی فہرست پیش کی ہے۔ پنڈت مالویہ ڈاکٹر مونجے۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی۔ ارکان اسمبلی اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے شعبہ سائنس کے ناظم مسٹر کیو۔ اے منصوری ملزموں کی صفائی کے گواہ ہیں۔

کلکتہ ۹ رمئی ایک عورت ریل گاڑی میں کڑک اور کھڑگپور کے درمیان سو گئی۔ بلیشور۔ ریلوے اسٹیشن پر اس کا بچہ پڑا لیا گیا۔

لاہور ۱۰ رمئی غیر معمولی سرکاری گزٹ مظہر ہے۔ کہ رسالہ کرتی (گورمکھی) امرتسر ماہ مئی ضبط کرلیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ دفعہ ۱۲۴ الف کی زد میں آتا ہے۔

لاہور ۹ رمئی۔ قتل سانڈرس کے سلسلہ میں گرفتاریوں کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ یہ اطلاع پہلے شائع ہوچکی ہے۔ کہ پولیس کلکتہ سے مسٹر رگھوناتھ پرشاد کو گرفتار کرلائی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ضلع فرخ آباد کے ایک موضع سے مسٹر ونیدی پال سنگھ کو گرفتار کیا گیا۔ اب قتل سانڈرس کے سلسلہ میں گرفتار شدگان کی تعداد کل ۱۹ ہوگئی ہے۔

لکھنؤ ۹ رمئی ۲۳ راپریل کو ایک انگریز نانپارہ سے لکھنؤ آرہا تھا۔ جب گاڑی جنگل میں سے گذر رہی تھی۔ تو اس کی نظر ایک سانپ پر پڑی۔ انگریز مسافر نے اس پر گولی چلا دی۔ فائر سنتے ہی گاڑی کھڑی کی گئی۔ اور اژدہا کو اٹھا کر گاڑی میں لاد لیا گیا۔ لکھنؤ آنے پر اس کا پیٹ چاک کیا گیا۔ جس میں سے ۱½ فٹ لمبا ہرن نکلا۔ اژدہا ۱۸ فٹ لمبا اور ڈیڑھ دو فٹ موٹا تھا۔

لاہور ۱۰ رمئی۔ آل انڈیا کانگرس کا اجلاس دسمبر میں لاہور میں ہونا قرار پایا ہے۔ اس کے لئے کانگرس

کے کارکنوں نے منٹو پارک حاصل کرنے کی کوشش کی اور ڈپٹی کمشنر صاحب نے سفارش بھی کردی۔ لیکن پنجاب گورنمنٹ نے منٹو پارک دینے سے انکار کردیا ہے۔

شملہ ۱۱ رمئی۔ معتبر ذریعہ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ شری ہایت پٹیل صدر اسمبلی نے کل وائسرائے ہند کو ایک اسلامیجیت بھیجی ہے اور اس میں لکھا ہے۔ کہ آپ نے گذشتہ ماہ اپریل میں مرکزی لیجسلیچر کو جو ایڈریس دیا تھا۔ اس میں آپ نے میرے اس رولنگ کا بھی ذکر کیا تھا جو میں نے پبلک سیفٹی بل کے متعلق صادر کیا تھا۔ اس ذکر کی وجہ سے میں مجبور ہوں۔ کہ اپنے رویہ کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے ایک بیان شائع کروں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ صدر پٹیل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اپنا بیان دینگے

میرٹھ ۱۱ رمئی۔ آج رام گوپال جے دیو سنگھ اور ہر بشن چندر کو جنہیں کل دھرم سالہ سے بموں کی برآمد کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ رائے بہادر رام سرن داس مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اور ۱۸ رمئی تک ان کے لئے ریمانڈ منظور کیا گیا۔

دہلی ۱۱ رمئی کل رات کو جامع مسجد کے برقی ستون کے پاس خون سے شرابور ایک نعش دستیاب ہوئی۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا ہے۔ ابھی تک یہ پتہ نہیں لگا۔ کہ یہ لاش کس کی ہے اور کس نے یہ قتل وقوع میں آیا

کلکتہ ۹ رمئی۔ ایک کشتی کے غرق ہونے سے جو کارخانہ کے ۱۲ مزدور غرقاب ہوگئے تھے۔ ان میں سے چار کی نعشیں دریائے ہوگلی میں تیرتی ملی ہیں۔

دہلی ۱۰ رمئی آنے والی عیدالاضحیٰ پر حفظ امن کے خیال سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے احتیاط کے طور پر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری نیز مذبح کے علاوہ دیگر مقامات پر سینگدار مویشیوں کی خرید و فروخت و قربانی سے متعلق امتناعی احکام جاری کئے ہیں

مغلپورہ ریلوے ورکشاپ کے کیرج اینڈ ویگن شاپ میں ۲۹ راپریل کو معمولی سی آگ لگی تھی۔ جو فوراً بجھا دی گئی۔ لیکن دوسرے دن پھر وہیں آگ لگی۔ اور عمارت جو لکڑی کی بنی ہوئی تھی جلکر خاک سیاہ ہوگئی۔ اور ریکارڈ بھی ساتھ ہی جل گیا۔ دو تین روز کے بعد پھر ایک دفتر میں آگ لگی۔ جس سے وہ دفتر بھی بالکل جل گیا۔ اور قریباً پانچ ہزار کا نقصان ہوا۔ اس کے دو ہی گھنٹہ بعد ایک تھرڈ کلاس کے ڈبہ کو جو وہاں کھڑا تھا۔ آگ لگ گئی۔ جو بالکل جل گیا قریباً ۱۲ ہزار کا نقصان ہوا۔ اگلے دن ایک نوٹس دیوار پر چسپاں نظر آیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ ہم نے کئی دفعہ آگ لگا کر تمام ورکشاپ کو تباہ کرنے کی کوشش کی مگر ناکامی ہوئی۔ اب میں اپنے ساتھیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ ملکر اس کام کو شروع کریں۔ اور ۱۵ مئی یا اس کے بعد جب موقع ملے تمام ورکشاپ کو جلادیں۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہیگا۔ جب تک کہ ہمیں سوراج نہ دیا جائے۔

ممالک غیر کی خبریں!

طہران ۸ رمئی۔ شہر دان کا تازہ ترین برقی پیغام مظہر ہے۔ کہ سوموار کی صبح کو زلزلہ کے جھٹکے بند ہوگئے۔ ایک جھٹکے سے ۲۴ میل لمبا اور ۳ گز چوڑا شگاف پیدا ہوگیا ہے۔

یورپ کے سائنس دانوں کی تجویز ہے۔ کہ زمین سے ہزار فٹ کی بلندی پر معلق ہوائی ہسپتال کھولے جائیں۔ جو غباروں کے سہارے قائم ہوں۔ تاکہ بیمار صاف ہوا اور کھلی روشنی سے بہرہ اندوز ہوسکیں۔

لنڈن ۹ رمئی نیوکیس کی نمائش میں حبشیوں کی نمائش کی جارہی ہے۔ مغربی افریقہ کے طلبا اس کے خلاف سخت احتجاج کررہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اس سے ہماری تہذیب کے متعلق غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔ نیوکیسل میں دو سو حبشیوں کی ایک نمونہ کی بستی بنائی گئی ہے۔

ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے۔ کہ طرائسکی سے دو ہزار سے زائد پیرو اب روس میں قید یا خارج البلد کئے گئے ہیں

عدن ۹ رمئی حاجیوں کے جہاز "انگلستان" کو آگ لگ گئی۔ کپتان نے اسے بجھانے کی سخت کوشش کی تمام مسافر بخیر و عافیت عدن پہنچ گئے۔ کسی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی

لندن ۱۰ رمئی۔ آج صبح پارلیمنٹ کے ہردو ایوانوں کا اجلاس بدیں غرض منعقد ہوا۔ تاکہ پارلیمنٹ کو ختم کرنے کے متعلق ملک معظم حسب ضابطہ تقریر کریں۔ آج سہ پہر کو پارلیمنٹ ختم سمجھی جائے گی۔ اور کرنگھم پیلس میں پریوی کونسل کے اجلاس میں ملک معظم اس کا اعلان کریں گے۔ جدید پارلیمنٹ کا باقاعدہ اجلاس ۲ رجولائی کو ہوگا۔

لنڈن ۹ رمئی۔ انڈین ہائیکورٹ بل جس کو بوجہ زیادتی کار پیشتر دوسری خواندگی کی نوبت ہی نہ آئی تھی۔ اب باقاعدہ طور پر مسترد کردیا گیا ہے۔ بل مذکور کی تیسری خواندگی دارالامراء میں ۲۷ رجون کو منظور کی جاچکی تھی۔

طہران ۹ رمئی۔ آج حکومت ایران نے حکومت بلجیم کے ساتھ۔ دوستی۔ تجارتی مصالحتی۔ اور جہاز رانی کا ایک مستقل معاہدہ طے کیا۔ اور دونو طرف سے دستخط عمل میں آگئے۔

عربی ڈاک سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موسیو شرامز کی مشہور روسی مدبر جو جلاوطن ہوکر قسطنطنیہ میں مقیم ہیں۔ مشرف بہ اسلام ہوگئے ہیں۔ آپ نے جمہوریہ ترکیہ کے مفتی اعظم کو ہوٹل میں بلاکر اسلام کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ میں یہودیت اور عیسائیت سے متنفر ہوں۔ اور آخری مذہب اسلام کی آغوش میں آنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اسلام جمہوریت کا پاسبان ہے

لندن ۱۲ رمئی۔ پولیس نہایت ہی احتیاط سے سرجان سائمن کی نگرانی کررہی ہے۔ اور آپ کے ہمراہ ہر وقت سکاٹ لینڈ یارڈ کا ایک خاص افسر سایہ کی طرح لگا رہتا ہے

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)